۵۰۱

۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ششماہی سہ ماہی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۰۲ ۔ جلد ۱۳

مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۶ء یوم سہ شنبہ مطابق ۷ شوال ۱۳۴۴ھ

مدینۃ المسیح

جناب حافظ روشن علی صاحب نے رمضان المبارک میں قرآن کریم کا جو درس دینا شروع فرمایا تھا وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۳ اپریل ۱۹۲۶ء کو ختم ہوا۔ خاتمہ پر حسب معمول سابق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخری دو سورتوں کی تفسیر بیان فرمائی۔ اور پھر اسلام اور سلسلہ کی ترقی کے لئے۔ حاضرین کے لئے۔ (جن میں مرد۔ عورتیں اور بچے کثیر تعداد میں شامل تھے) سب جماعت کے لئے۔ اور تمام مخلوق خدا کے لئے۔ طویل دعا فرمائی۔ جو آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ دعا روزہ افطار کرنے کے بالکل قریب ختم ہوئی۔ اور اسی وقت عید کا چاند بڑی آسانی سے نظر آ گیا۔ اس واسطے ۱۴ کو ۲۸ روزے رکھنے کے بعد عید ہوئی۔ چونکہ دارالامان میں بوجہ رمضان کا چاند ۵ مارچ نظر نہ آنے کے ۱۶ کی بجائے ۱۷ اپریل کو روزہ رکھا گیا تھا۔ اور متعدد مقامات سے ۱۶ کو چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کی شہادتیں آ چکی تھیں۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جن لوگوں نے ۱۷ اپریل سے روزہ رکھنا شروع کیا۔ انہیں رمضان کے بعد ایک روزہ اور رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ اس کے مطابق یہاں ایک روزہ رکھا جائے گا۔

اجتماع عید باغ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہوا۔ جہاں فرش اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ خدا کے فضل و کرم سے مردوں۔ عورتوں اور بچوں کا ہجوم بہت پُر رونق تھا۔ کھانے پینے کی دوکانیں بھی دوکانداروں نے لگائیں۔ ۹ بجے نماز عید پڑھنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پورے ۹ بجے تشریف لے آئے۔ اور نماز عید پڑھائی نماز کے بعد تقریب عید کے متعلق خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور اس کے بعد تمام مجمع سمیت حضور نے دعا کی۔ بعد ازاں تمام اصحاب نے ترتیب کے ساتھ حضور سے مصافحہ کیا اور بہت دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر احباب ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے مصافحہ اور معانقہ کرتے واپس آئے باہر سے بھی بہت سے اصحاب نماز عید میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ صدقۃ الفطر باقاعدہ ہر ایک احمدی مرد۔ عورت اور بچہ کا وصول کیا گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے عید سے پہلے اپنے پرائیویٹ سکرٹری مولوی عبد القدیر صاحب بی اے کے ذریعہ یتامیٰ۔ غربا۔ مساکین وغیرہ میں تقسیم فرما دیا۔ ناظر صاحب ضیافت جناب میر محمد اسحٰق صاحب نے لنگر خانہ میں عید کے دن اچھا کھانا پکوا کر مہمانوں وغیرہ کو کھلایا۔

چونکہ آجکل گردونواح میں پلیگ کی عام شکایت سُنی جاتی ہے۔ اس لئے ۱۷ اپریل جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے مستورات کے مجمع میں گھروں کی صفائی اور ضروری احتیاط کے متعلق لیکچر دیا۔

سالانہ امتحان کے بعد مدرسہ احمدیہ ۱۷ اپریل سے کھل گیا ہے۔ جو احباب اپنے بچوں کو داخل کرانا چاہیں۔ جلدی بھیجدیں۔ لڑکا پرائمری پاس ہونا چاہیئے۔

ششماہی ٹورنامنٹ ۱۹ اپریل سے انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہوگا۔

اخبار احمدیہ

اعلان نظارت اعلیٰ

(۱) میں نے اخبار الفضل میں اعلان کیا تھا۔ کہ جماعتیں امیروں کے متعلق جدید انتخاب کرکے مرکز سے دوبارہ منظوری لیں۔ اس کے جواب میں سکرٹریوں کی طرف سے خطوط آ رہے ہیں۔ کہ فلاں فلاں آدمی قابل ہیں۔ انکو امیر مقرر کیا جائے۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ اس طرح درخواست کرنا ٹھیک نہیں ہے بلکہ اس میں لکھا جائے۔ کہ فلاں تاریخ کو انجمن کا اجلاس ہوا فلاں فلاں آدمی تجویز ہوئے۔ اور ہر ایک کے ساتھ ووٹوں کی تعداد لکھی جائے۔ کہ فلاں کے متعلق اتنے ووٹ ہیں۔ اور فلاں کے متعلق اتنے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ امیر ہی مقرر ہوں۔ جو جماعتیں امیر نہ چاہتی ہوں۔ وہ لکھ دیں۔ کہ ہمیں امیر کی ضرورت نہیں ؎

(۲) جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آیندہ سے دفتر ڈاک پرائیویٹ سکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماتحت ہے۔ تمام احباب افسر ڈاک کی بجائے پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ لکھا کریں ؎

ذوالفقار علی خان۔ ناظر اعلیٰ۔ قادیان

اعلان نظارت دعوۃ و تبلیغ

پنجاب کے ایک شہر میں ہندی پڑھانے کے لئے ایک ماہ کے لئے ایک شخص کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی احمدی دوست آنریری طور پر اپنی خدمات پیش کر سکیں۔ تو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائینگی۔ درخواستیں بنام ناظر دعوت و تبلیغ۔

(۲) دو شہری جماعتوں کو اپنے حلقۂ عمل میں تبلیغ کے لئے دو دو مبلغوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بتصدیق مقامی سکرٹری یا پریزیڈنٹ یا امیر جماعت ارسال کریں۔ اور اپنی استعداد اور علمی قابلیت بھی لکھیں۔

(۳) مولوی عبدالرحیم صاحب درد لنڈن سے اطلاع دیتے ہیں کہ جنوری کے خاص نمبر کے خرچ کی زیادتی کو پورا کرنے کے لئے اپریل اور مئی کا رسالہ ریویو انگریزی اکٹھا شائع ہوگا۔ خریداران رسالہ مطلع رہیں ؎

(۴) اگر کوئی مبلغ تین ماہ کے لئے والنٹیر بن کر علاقہ ارتداد میں جائے اور ساندھن ضلع آگرہ یو۔ پی میں رہے۔ تو قریشی محمد حنیف صاحب ہیڈ ماسٹر سکول ساندھن تین ماہ کے لئے اس کو خرچ خوراک دینگے۔ مگر مبلغ صاحب انگریزی خوان ہوں ؎

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اعلان نظارت تعلیم و تربیت

چونکہ میاں الٰہ بخش اور میاں عمر الدین ساکنان بنگہ نے اپنی لڑکیوں کی شادی باوجود سمجھانے اور منع کرنے کے غیر احمدیوں کے ہاں کر دی ہے۔ اس لئے مطابق حکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ان دونوں کو جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے۔ مرزا شریف احمد۔ ناظر تعلیم و تربیت،

موصیوں کے متعلق اعلان

ایسے احباب کے متعلق جو کوئی جائداد نہیں رکھتے وصیت کس طریق پر کر سکتے ہیں۔ حسب ذیل ریزولیوشن مجلس معتمدین میں باجازت حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۹ جنوری ۱۹۲۵ء کو منظور ہوا تھا۔ "جو احباب کوئی جائداد نہیں رکھتے۔ مگر کوئی آمدنی کی سبیل رکھتے ہیں۔ وہ اپنی آمدنی کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ ماہوار انجمن کے سپرد کریں۔ ان کا اختیار ہے کہ جو چندے وہ سلسلہ عالیہ کی امداد میں دیتے ہیں۔ ان کو اس ۱/۱۰ حصہ میں شامل رہنے دیں یا الگ کر دیں ان کو وصیت کرنی ہوگی۔ کہ ان کے مرنے کے بعد ان کے متروکہ کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن ہو" ؎

محمد سرور شاہ۔ سکرٹری انجمن کارپرداز مصالح قبرستان

وائسرائے ہند کی خدمت میں

پیغام تہنیت اور اس کا جواب

ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند کی ہندوستان میں تشریف آوری پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے جو پیغام تہنیت جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور خارجیہ نے بھیجا۔ اس کا مفصلہ ذیل جواب موصول ہوا ہے ؎

"حضور وائسرائے اور ان کی لیڈی صاحبہ آپ کے پُر تپاک پیغام تہنیت پر مخلصانہ شکریہ کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کی ہمدردی اور خیر اندیشی کے کلمات اس عظیم الشان کام کے لئے جو ان کے در پیش ہے۔ بہت ہی حوصلہ افزا ہیں"

پرائیویٹ سکرٹری وائسرائگل لاج۔ دہلی ؎

یتیموں کی امداد

میرا بہنوئی احمد دین درزی ساکن لاہور عرصہ سے فوت ہو گیا ہے۔ اس کے پانچ یتیم لڑکے لڑکیاں ہیں۔ جن پر بہت سا قرضہ ہے۔ اور ان کے پاس سوائے مکان کے کوئی جائداد نہیں۔ ہم مکان

فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی احمدی دوست خریدنے والا ہو بہت رعایت سے مکان دیا جائے گا۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی احمدی کو ضرورت ہو۔ تو بہت جلدی میرے ساتھ بذریعہ خط یا زبانی فیصلہ کرکے فائدہ اُٹھائیں۔ مکان متصل مسجد احمدیہ محلہ حاجی پورہ لالہ موسیٰ میں ہے۔

خاکسار محمد دین تہال۔ براستہ کھاریاں ضلع گوجرات

حج بدل

اگر کوئی صاحب اپنی طرف سے اس سال حج بدل کرانا چاہیں۔ تو اس کے متعلق جناب مفتی محمد صادق صاحب سے خط و کتابت فرمائیں۔ چونکہ بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ اس لئے جلدی کرنی چاہیئے۔ اخراجات کا اندازہ جناب مفتی صاحب بتا دینگے ؎

درخواست دُعا

میں امتحان تحتانی (اسپیشل) میں شریک ہوں۔ بزرگوں سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کامیاب کرکے مجھے خادم دین بنائے۔ آمین

راقمہ چاند بی بی احمدی۔ ساکن تیماپور،

(۲) ہانگ کانگ میں اسوقت ۱۳ احمدی ہیں سکرٹری تبلیغ برادرم غلام مصطفےٰ صاحب درخواست کرتے ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ سب کو خادم دین بنائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے ؎

(۳) یہ عاجز عرصہ دو سال سے عہدہ انسپکٹری میں قائم مقام ہے۔ ایام قائمقامی میں نہ تو رخصت مل سکتی ہے۔ اور نہ سالانہ ترقی دیجاتی ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی تکالیف ہیں۔ اس لئے گذارش ہے کہ احباب دردِ دل سے بارگاہ ایزدی میں عاجز کے مستقل ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار نیاز محمد انسپکٹر پولیس۔ کراچی۔

اعلان نکاح

۹ اپریل ۱۹۲۶ء بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حکیم عبدالرحمٰن صاحب کاغانی احمدی کا نکاح مسماۃ زہرا بیگم بنت مستری محمد بخش صاحب احمدی ساکن شاہجہان پور کے ساتھ میری وکالت میں مبلغ پانسو روپیہ مہر پر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ خداوند تعالیٰ مبارک کرے اور اپنی رضا کا باعث بنائے۔ دوست دعا کریں۔

سید محمد قاسم احمدی۔ شاہجہان پوری

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ مولود کے نیک، باعمر اور خادم اسلام بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۲۰ راپریل ۱۹۲۶ء

جمعیۃ العلما اور اشاعت اسلام

ہم نے "جمعیۃ العلماء" کے اجلاس کلکتہ کے متعلق جو مضمون لکھا تھا۔ اور جس میں بتایا تھا۔ کہ سید سلیمان صاحب ندوی نے جو خطبہ صدارت پڑھا۔ اس میں اور تو بہت سی باتوں کا تذکرہ تھا۔ لیکن اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام کا کوئی ذکر نہ تھا۔ اس کا حوالہ دیتا ہوا معاصر "مدینہ" (۵ راپریل) لکھتا ہے:۔

"قادیانی جماعت کے دربار رسالت کا سرکاری گزٹ اس خطبے پر رائے زنی کرتا ہوا طنزاً اور تعریضاً لکھتا ہے۔ کہ اس خطبے میں تمام مسائل کا تذکرہ ہے لیکن تبلیغ اسلام اور حفاظت اسلام کا ذکر نہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ علمار اسلام کے نزدیک یہ دونوں چیزیں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں"۔

ہم نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ بلا وجہ اور بلا ثبوت نہیں لکھا تھا نہایت طول وطویل خطبہ صدارت اب بھی موجود ہے۔ اور "مدینہ" اپنے صفحات میں اسے درج بھی کر چکا ہے۔ ہم ممنون ہونگے اگر معاصر مذکور اس کا وہ حصہ پیش کریگا۔ جس میں اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام کا ذکر ہو۔ اور اس بارے میں کوئی طریق کار پیش کیا گیا ہو۔ لیکن اگر وہ اس کے متعلق کوئی ثبوت نہ دے سکے۔ تو اسے ہمارے ساتھ اس بات پر اتفاق کرنے میں کیا عذر ہوسکتا ہے۔ کہ علمار اسلام کے نزدیک اشاعت اور حفاظت اسلام کوئی اہمیت نہیں رکھتی ؛

معلوم ہوتا ہے۔ معاصر موصوف کو ہمارے جواب میں خطبہ صدارت سے کوئی ثبوت نہ مل سکنے کی وجہ سے ہی ایک نہایت ناموزون اور فضول گھڑنت بیان کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی ہے۔ چنانچہ ہمارے مضمون کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"اسپر ہمیں ایک لطیفہ یاد آیا۔ جو بعینہ قادیانی ذہنیت کا مصداق ہے۔ ایک شادی میں لڑکی کے باپ نے جہیز میں تمام خانہ داری کا ساز وسامان عطا فرمایا۔ پلنگ۔ بستر۔ ترازو۔ باٹ۔ پنکھے۔ دیگیں۔ دیگچے۔ رکابیاں۔ صندوق۔ زیورات وغیرہ۔ یہاں تک کہ ادنیٰ سے ادنیٰ اور جزئی اشیا بھی اس میں شامل کر دیں اور فٹن۔ گھوڑوں کی جوڑی۔ گائے۔ بھینس بھی دی سمدھی صاحب اس ساز وسامان کو لیتے ہوئے مکان پہنچے۔ ماشاء اللہ تھے کم حیثیت آدمی۔ یہ قدرت کی نیرنگی تھی کہ دلھن امیر گھرانے کی مل گئی۔ ان کے مکان کا دروازہ تنگ تھا۔ سامان گھر میں لیجارہے تھے۔ کہ پلنگ جو ضرورت سے زیادہ شاندار تھا۔ دروازے میں اٹک گیا اب ہزار جتن کرتے ہیں۔ کامیابی نہیں ہوتی۔ آخر سامان جہیز میں سے پھاوڑا تلاش کیا۔ نہ ملا تو غصے میں آکے فرمایا۔ کم بخت سمدھی بھی کیسا خسیس ملا۔ جہیز میں پھاوڑا بھی نہیں دیا۔ کہ کام آجاتا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ قادیانی جماعت کی مذکورہ بالا کم نظری اور کم ظرفی اسی قسم کی ہے"؛

مطلب یہ ہوا۔ کہ ہم نے جو یہ لکھا تھا کہ جمعیۃ العلمار کے خطبہ صدارت میں اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ بات "مدینہ" کے نزدیک بھی درست تھی۔ لیکن ہمارا "علمار کے جلسہ کے ایک عالم" "صدر" کے خطبہ میں یہ بات تلاش کرنا ایسا ہی ہے جیسا بقول "مدینہ" کسی سمدھی نے سامان جہیز میں سے "پھاوڑا" تلاش کیا تھا۔

ممکن ہے۔ "مدینہ" کو بڑی تلاش اور تجسس کے بعد یہ مثال میسر آئی ہو۔ مگر اس کے پیش کرنے کے موقعہ اور محل کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس سے نہ صرف سید سلیمان صاحب ندوی کی کوئی حمایت نہیں کی گئی۔ بلکہ یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ ان لوگوں کے نزدیک اشاعت اسلام کا سوال "پھاوڑہ" سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اور اگر کسی کو ان کے خطبوں و ان کی تقریروں اور تجویزوں میں اشاعت اسلام سے متعلق کوئی بات نظر نہ آئے۔ تو اسے اپنی "کم نظری اور کم ظرفی" کا ماتم کرنا چاہیئے۔ نہ کہ آج کل کے علمار سے یہ توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ اشاعت اور حفاظت اسلام کے متعلق سوچنے اور غور کرنے میں اپنے اوقات گرامی صرف کریںگے۔ وجہ یہ کہ بقول علمار کے بہت بڑے حامی اخبار "مدینہ" "انیا اور مرغوبات دنیا جہیز ہے۔ جو علماکرام بڑی فراخدلی سے لوگوں کو دے رہے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا جہیز ہے جس میں تمام خانہ داری کا ساز وسامان موجود ہے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی یہ چاہتا ہے۔ کہ "اشاعت وحفاظت اسلام" کے متعلق بھی کوئی چیز سے نظر آئے۔ تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اگرچہ مسلمانوں کی ساری شان وشوکت۔ جلال وعظمت اسی کی رہین منت تھی۔ لیکن اس زمانہ میں یہ ان کے "سامان خانہ داری" میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ علمار کی برکت سے اسے خانہ ویرانی کا باعث قرار دے دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسے خانہ داری کے ساز وسامان میں بطور پھاوڑا قرار دیا جاتا ہے۔

اگرچہ علماء کے عمل سے آج تک یہ بات نمایاں طور پر معلوم ہو رہی تھی۔ کہ ان کے نزدیک اشاعت اسلام کا کام دور از کار مشغلہ سے زیادہ قطعاً وقعت نہیں رکھتا اور وہ اپنے دنیاوی کاموں کے مقابلہ میں اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں لیکن زبانی طور پر وہ اس کا اقرار نہ کرتے تھے۔ بھلا ہو اخبار "مدینہ" کا کہ اس نے علمار کی ترجمانی کا حق ادا کرتے ہوئے بتا دیا کہ اشاعت اسلام کے لئے کوشش اور سعی کرنا تو الگ رہا۔ اس کے متعلق اپنی محفل میں ذکر کرنا بھی وہ پسند نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی اسکی وجہ پوچھے۔ تو اسے سمدھی والی مثال سنادی جاتی ہے جس نے جہیز میں اور تو سب کچھ دیا تھا۔ لیکن خانہ ویرانی کے لئے "پھاوڑہ" نہ دیا تھا ؛

جن لوگوں کی اشاعت اور حفاظت اسلام کے متعلق یہ ذہنیت ہو۔ ان سے کیا توقع ہوسکتی ہے۔ کہ انہیں اسلام کا بھی کچھ درد ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ خواہ وہ علمار کہلاتے ہوں۔ یا انگریزی خوان۔ صرف نام کے مسلمان ہیں۔ وہ خود اسلام کی خوبیوں سے واقف نہیں اور اسکے فیوض وبرکات سے حصہ نہیں رکھتے۔ اور جب ان کی اپنی حالت یہ ہے۔ تو وہ کس طرح غیروں کو اسلام کی دعوت دے سکتے ہیں۔ ان مسلمانوں کے پاس اگر کچھ ہے۔ تو پرانے قصے کہانیاں۔ جو دوسرے مذاہب والے ان سے بڑھکر بیان کرسکتے اور بیان کرتے ہیں۔ زندہ اسلام جب تک ان کے پاس نہ ہو۔ اور وہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت اپنے اندر نہ رکھتے ہوں۔ اسوقت تک انہیں جرأت ہی کس طرح ہوسکتی ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ اس کام سے کنی کتراتے ہیں۔ اور باوجود احمدیوں کے مقابلہ میں بہت ہی زیادہ تعداد رکھنے اور مالدار ہونے کے احمدیوں کی نسبت عشر عشیر بھی اسلام کی خدمت نہیں کرسکتے۔

کاش! مسلمان اپنی اس حالت پر غور کریں۔ اور پہلے خود اسلام کی صداقت اور حقانیت پر اس انسان کے ذریعہ حقیقی ایمان و وثوق حاصل کریں۔ جسے خدا تعالیٰ نے "مسلمان را مسلمان باز کردند" کے لئے اس زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ تا وہ دنیا کے مقابلہ میں اشاعت اور حفاظت اسلام کے مقدس کام میں حصہ لینے کی توفیق پا سکیں ؛

کونسلوں میں داخلہ اور مسلمان

جن علمار نے کونسلوں میں داخلہ حرام اور قطعی حرام قرار دیا تھا۔ انہی سے اب اس کے جواز کا فتویٰ طلب کرنا انتہا درجہ کی ستم ظریفی نہیں تو اور کیا ہے۔ لیکن علمار جتنے پانی میں ہیں۔ اس سے سب لوگ خوب آگاہ ہیں۔ اسی لئے بڑے اصرار کے ساتھ اب

کہا جا رہا ہے۔ کہ خلافت کمیٹی کونسلوں میں داخلہ کے جواز کا فتویٰ شایع کر دے۔ کیوں اس لئے کہ

"یہ بالکل واضح ہے۔ کہ ترک موالات کے اصول کے لئے جو ذرائع سنہ ۱۹۲۰ء میں اختیار کئے گئے تھے۔ مسلمان عام استطاعت اور حالات کے لحاظ سے آج ان ذرائع کی موثر بندی نہیں کر سکتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے نظام ذرائع میں کسی قدر ترمیم کی جائے۔ اصل شئے حکومت کی مخالفت تھی۔ اور جب بدلے ہوئے حالات میں ملک کا بیشتر حصہ کونسلوں کے اندر جا کر مخالفت کو ضروری سمجھتا ہے۔ اور اسپر عمل پیرا ہوتا ہے تو تنہا جمعیۃ خلافت کے الگ بیٹھے رہنے سے کیا نتیجہ نکلیگا۔ کیا یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ بھی حالات کے عام تغیر کو پیش نظر رکھتی ہوئی کانگرس کی طرح اندر اور باہر دونوں مقامات پر قومی کام کی تکمیل کا بیڑا اٹھائے۔"

(زمیندار ۔ ۳۰ مارچ سنہ ۲۶ء)

مطلب یہ کہ اصل مقصد گورنمنٹ کی مخالفت کرنا ہے۔ وہ اگر ایک وقت ایک کام کو حرام قرار دینے سے ہو سکتی تھی۔ تو علماء کا فرض تھا۔ کہ اس کے حرام ہونے کا فتویٰ دیدیں۔ اور اگر دوسرے وقت میں اسی کام کو حلال بتانے سے ہو سکتی ہے تو بلا چون و چرا اسے حلال ٹھہرا دیں۔ آج کل کے علماء کے لئے تو یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس طرح وہ اسلام کو غیروں کی نظروں میں بازیچۂ اطفال نہیں بنا رہے ہیں۔ اسلام قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ کسی کی مخالفت اور عداوت کے لئے جھوٹ کو سچ یا سچ کو جھوٹ کہدو۔ بلکہ اس کی تو یہ تعلیم ہے۔ ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا۔ اعدلوا ھو اقرب للتقوی واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون (۵-۱۲) کسی قوم کی عداوت اور دشمنی کی وجہ سے تم اس بات پر آمادہ نہ ہو جاؤ۔ کہ عدل و انصاف کو ہاتھ سے چھوڑ دو۔ دشمن قوم کے مقابلہ میں بھی عدل سے کام لو۔ یہی بات تقویٰ کے قریب ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ جو تم کرتے ہو۔

یہ ہے۔ وہ تعلیم جو اسلام مسلمانوں کو اپنے دشمنوں اور مخالفوں کا مقابلہ کرنے کے متعلق دیتا ہے۔ کہ عدل و انصاف سے کسی وقت بھی علیحدہ نہ ہو۔ لیکن آج مسلمانوں اور ان کے علماء کی یہ حالت ہے۔ کہ حکومت کی مخالفت کی خاطر حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دے دینا بہت معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اور پہلے ہی فتویٰ کے خلاف دوبارہ فتویٰ دیتے ہوئے ذرا جھجک محسوس نہیں کرتے۔ خلافت کا جو اجلاس چندہی دنوں میں دہلی منعقد ہونیوالا ہے۔ وہ بتا دیگا کہ مسلمانوں کے لئے کونسلوں میں داخلہ پہلے کی طرح حرام ہی رہتا، یا حلال ہو جاتا ہے۔

زندہ در گور ہونا

کچھ عرصہ سے ہندو یوگیوں اور سنیاسیوں میں اس قسم کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ کہ وہ زندہ زمین میں دفن ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ چند ہی ماہ ہوئے۔ ضلع بارہ بنکی میں ایک یوگی اپنے چیلوں کے ذریعہ زندہ دفن ہو گیا۔ اسی قسم کا ایک واقعہ چند دن ہوئے۔ مدراس میں بھی ہوا تھا۔ جہاں پولیس نے سمادھی میں بیٹھنے والے کو خودکشی کا مرتکب قرار دیکر سمادھی کو کھود ڈالا تھا۔

اس طرح زندہ در گور ہونے والوں کے بارے میں پولیس کے دخل دینے اور ان کی جان بچانے کی کوشش کرنے کو لکھنؤ کے ایک مشہور معالج ٹھاکر دیپ نرائن سنگھ صاحب نے "مذہبی امور میں مداخلت" قرار دیکر ہز اکسلنسی وائسرائے ہند کو ایک چٹھی بھیجی ہے۔ جس میں اس قسم کے واقعات کا حوالہ دیکر درخواست کی گئی ہے۔ کہ پولیس کو آیندہ اس قسم کی حرکت کرنے سے باز رکھا جائے۔ یعنی جو یوگی سمادھی میں بیٹھ کر مدفون ہو جائیں۔ ان کے متعلق کوئی کارروائی اسے خودکشی قرار دیکر عمل میں نہ لائی جائے۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری نے تو اس کے جواب میں لکھ دیا ہے۔ کہ گورنمنٹ مقامی افسروں کے اختیارات تمیزی میں مداخلت کرنا نہیں چاہتی۔ لیکن معاصر اودھ اخبار لکھنؤ نے تحریک کی ہے۔ کہ اس کے متعلق کونسل آف سٹیٹ میں پیش کر کے تصفیہ کرانا چاہیئے۔

ہمارے نزدیک ہندوؤں میں یہ رواج بھی اسی قسم کا ہے۔ جس قسم کا عورتوں کے ستی ہونے کا تھا۔ اسے بھی مذہبی تقدس کا جامہ پہنا کر پیش کیا جاتا تھا۔ اس کے بڑے بڑے فوائد اور برکات بیان کئے جاتے تھے۔ لیکن گورنمنٹ نے اس کا بند کر دینا ہی قرین دانشمندی سمجھا۔ اسی طرح اس رسم کو بھی خواہ ہندو صاحبان کوئی درجہ دیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے۔ روکنا ہی مناسب ہے۔ کہ یہ بھی صریح خودکشی ہے۔

آریوں کے خطرناک افعال

جیسا کہ ہم نے ایک گذشتہ نوٹ میں لکھا تھا۔ ہندو مسلمانوں کے فسادات میں اب نمایاں حصہ نہیں۔ بلکہ اصل موجب آریہ صاحبان نظر آ رہے ہیں۔ لکھنؤ۔ فتح گڈھ اور اجمیر میں جو فساد ہو چکے ہیں انہیں مسلمانوں کے حریف عام ہندو نہیں۔ بلکہ آریہ سماجی تھے۔ یا فساد ان کے ذریعہ شروع ہوا۔ اب کلکتہ کے ہولناک فساد میں بھی یہی لوگ پیش پیش نظر آ رہے ہیں۔

ایک طرف تو آریوں کی یہ عملی کارروائی ہے۔ جو انہوں نے مسلمانوں کے خلاف شروع کی ہے۔ اور دوسری طرف ان کے اخبارات نہ صرف مسلمانوں سے آریوں کے جنگ کرنے پر خوشی اور مسرت کا اظہار کر کے ان کے حوصلے بڑھا رہے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لئے یہاں تک لکھ رہے ہیں کہ :-

"آریہ سماجی ایسے موم کے نہیں۔ جیسا کہ مسلمان انہیں سمجھتے ہیں۔ وہ فی الحقیقت ہندو سماج کا ملٹری حصہ ہیں۔ اور انہوں نے اہنسا اور ہنسا کے تتو کو اچھی طرح سمجھا ہوا ہے۔ بہت بھولے بھالے ہندوؤں کی طرح وہ یہ نہیں مانتے۔ کہ غیر ان پر کتنے ہی حملے کئے چلا جائے۔ وہ اہنسا برت کا ہی پالن کرتے رہیں۔ انہیں شاستر کے وہ واکیہ یاد ہیں جنہیں بتلایا گیا ہے کہ آتتائی کو بغیر سوچے مار دینا چاہیئے۔ ضرورت پڑنے پر حفاظت خود اختیاری اور دھرم کی رکھشا کے لئے وہ اس کے مطابق عمل کرنا جانتے ہیں۔" (تیج ۸ - اپریل)

مطلب صاف ہے۔ کہ آریہ سماجی ہندوؤں کا ملٹری حصہ یعنی لڑنے مارنے کا کام کرنے والے ہیں۔ اور ان کے سامنے شاستر کا وہ واکیہ ہر وقت رہتا ہے۔ جس میں غیر ہندو کو بغیر سوچے مار دینے کا حکم ہے۔ جس پر عمل کرنے کے لئے آریہ ہر وقت آمادہ اور تیار ہیں۔ اور اب تو یوں کہنا چاہیئے۔ کہ کئی مقامات پر عمل کر کے دکھا بھی چکے ہیں۔

قطع نظر اس سے کہ وہ آریہ سماج جو کل تک اسلام پر یہ اعتراض کیا کرتا تھا۔ کہ اس میں دشمنوں کے مقابلہ میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ آج خود کس دیدہ دلیری سے ہر اس شخص کو جو ہندو نہ ہو۔ تلوار کے گھاٹ اتارنے پر آمادہ نظر آ رہا ہے ہم مسلمانوں کو اپنی حفاظت کی طرف اور گورنمنٹ کو ملک میں امن و امان قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ آریوں کے یہ نئے طور و طریقے انہی کی اصلاح و مشوروں کا نتیجہ ہیں۔ جو آئے دن وہ اپنی سنگھٹن اور شدھی کی مجلسوں میں کرتے رہتے ہیں۔

پیغام صلح نئی شکل میں

یوں تو اخبار پیغام صلح ہمیشہ ہی ہر کہ آمد عمارت نو ساخت کا مصداق بنتا رہتا ہے۔ جس کسی کو بھی چند دن کے لئے اس پر قبضہ و تصرف حاصل ہوتا ہے۔ وہ ہمارے خلاف بدزبانی اور بیہودہ سرائی میں اپنے پیشروؤں سے گوئے سبقت لیجانے کی کوشش کرنے کے ساتھ کچھ اسکی ظاہری شکل و صورت پر بھی رنگ و روغن ملنے کی سعی کرتا ہے۔ لیکن حال میں اس میں جو تغیر کیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ لاہور جسے "مدینۃ المسیح" قرار دینے میں غیر مبایعین کو بیحد اصرار تھا۔ اور جس کے متعلق وہ بخیال خویش بڑے بڑے زبردست دلائل رکھتے اور ہمیشہ پیغام کے صفحہ اول پر بقلم جلی "مدینۃ المسیح لاہور" لکھا کرتے تھے۔ اب صرف "لاہور" رہ گیا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے لاہور کو مدینۃ المسیح کا لقب عطا کیا تھا ممکن ہو۔ بُرا ہی منائیں۔ لیکن ہم اس ضروری اصلاح پر پیغام کو قابل تعریف سمجھتے ہیں۔ کیونکہ لاہور اور مدینۃ المسیح کا جوڑ کسی صحیح الدماغ انسان کی سمجھ میں نہیں آ سکتا

ضرورت وصیت

(جناب مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب کی تقریر جو آپ نے گذشتہ سالانہ جلسہ پر کی)

مولانا مولوی سرور شاہ صاحب نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنی تقریر شروع کی۔ اور فرمایا :-

جنت کیا ہے
ایسا کوئی مومن نہیں۔ جو کہ جنت کو نہ چاہتا ہو۔ مگر اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ انسان جس قدر کسی چیز کی خوبیوں کو جانتا ہے۔ اسی قدر اس کو اس کی ضرورت بھی محسوس ہوتی ہے۔ اور جس قدر اس کو کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اسی قدر اس کو چاہتا ہے۔ پس جنت کہ جس کے معنے باغ کے ہیں۔ اگر اس کی حقیقت یہی سمجھی جائے۔ جو کہ دنیا کے باغوں کی ہے۔ تو پھر خواہ اس کو اعلےٰ سے اعلےٰ بھی خیال کیا جائے۔ تو بھی اس کی چاہت ایسی نہیں ہو سکتی کہ اس کی وجہ سے انسان سب کچھ قربان کرے اور پورے پورے اتباع شریعت کے بارگراں کو بخوشی اٹھا کر عمر بھر اس پر قائم رہ سکے +

جنت کن کو ملیگی
میں اس وقت ایک بات کہنا چاہتا ہوں اگرچہ علماء اور صوفیاء کرام اس کے کہنے سے رکتے رہے۔ مگر قرآن کریم نے بار بار اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ نے اپنی نسبت فرمایا ہے۔ وان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون۔ اور فرمایا ہے۔ تعرج الملائكة والروح اليه في يوم كان مقداره خمسين الف سنة (فرشتے اور روح اسی کی طرف ایسے دن میں چڑھیں گے۔ کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے) پس جس طرح اس نے اس یوم میں ایک شان اختیار کی ہوئی ہے۔ کہ انسان اس کو نہیں دیکھ سکتا۔ اور وہ غائب رہ کر فرشتوں کے ذریعہ سے کام کرتا ہے۔ اور اس جہان میں فرشتے اس کے مقرب بندے ہیں اسی طرح یوم الآخرۃ میں وہ ایک اور شان اختیار کرے گا۔ بلاشبہ گویا وہ ایک شاہنشاہی دربار ہوگا۔ اور بادشاہی درباروں میں غلام اور ملازمین علےٰ قدر مراتب حاضر رہتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ہر ایک آقا اپنے انہی غلاموں کو اپنا مقرب بناتا ہے۔ کہ جو اس کی طرز کے ہوں۔ اور اس کے رنگ میں رنگین ہوں۔ اور مخلوقات میں سے انسان ہی وہ مخلوق ہے جو کہ خداوند تعالےٰ کے سب اسماء کا مظہر ہے۔ فرشتے سب اسماء کے مظہر نہیں۔ پس اس جہان میں تو خداوند تعالےٰ نے بھی وراء الوراء ہونے کی شان اختیار فرمائی ہوئی ہے۔ اور انسان بھی اپنے مادی وجود کی وجہ سے اس کے قرب اور حضور کے قابل نہیں۔ اس لئے دنیا میں تو ملائکہ کا واسطہ ہے۔ لیکن اس دنیا میں جو خداوند تعالےٰ کے بھیجے ہوئے قوانین شرع کی پیروی کریں گے۔ تو اس دوسرے جہان میں ان کو نہایت لطیف وجود دیئے جاویں گے۔ اور ان میں خداوند تعالےٰ کے اسماء کا ظہور بھی بہت نمایاں ہو جائیگا اور خداوند تعالےٰ بھی اس شاہنشاہی شان میں تجلی فرمائے گا۔ تب یہ لوگ بلا تشبیہ اس کے درباری عباد اور غلام ہونگے۔ اور اس شاہنشاہی قرب میں جو ان کی رہائش اور قیام کا مقام ہوگا۔ لسان الشرع میں اس کا نام جنت ہوگا +

جنت سے کون محروم رہیں گے
مگر جو لوگ کہ دنیا میں قوانین شرع کے پیرو نہیں بنے نہ تو ان کا وجود ہی اس قابل ہوگا۔ کہ اس عالی مقام میں داخل ہو سکے۔ اور نہ ان میں اسماء الٰہیہ کا اس قدر ظہور ہوگا۔ کہ وہ درباری غلام بنائے جاسکیں۔ اس لئے وہ اس عالی مقام اور بارگاہ میں داخل نہیں ہو سکیں گے +

عبادت کیا ہے
پس اس جہان میں خداوند تعالےٰ کی عبادت کرنا ایک تعلیم اور مشق اور تیاری ہے اس امر کی۔ کہ اس شاہنشاہی شان کے دن ہم عباد اور درباری غلام بننے کے قابل ہو جائیں۔ اور اس قرب بارگاہ اور درباری لوگوں کے مقام اور رہائشی جگہ کا نام جنت ہے پس جب جنت کی یہ حقیقت ذہن میں ہو۔ تو اس کی قدر و منزلت اور شوق اور طلب بہت بڑھ جاتی ہے۔ جس کے حصول کے واسطے انسان ہر ایک قربانی کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ اور ہر ایک تکلیف کو برداشت کر سکتا ہے +

پیدائش انسان کی غرض
قرآن مجید میں جو یہ ارشاد ہے۔ ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون۔ عام طور پر اس کا مطلب یہی سمجھا گیا ہے۔ کہ انسان کی پیدائش اس لئے ہوئی۔ کہ دنیا میں خدا کی غلامی بجا لائے۔ یعنی اس کے احکام کی پیروی اور اتباع کرتا رہے۔ اور یہ مطلب گو صحیح ہے۔ مگر اسی پر اس کو بند کر دینا صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ تو ابتدائی مشق اور تیاری ہے۔ اور اصل غلامی بجا لانا تو آخری زندگی میں ہے۔ جہاں سب اپنی اس دنیوی مشق اور تیاری کی وجہ سے منتخب ہو کر دوسروں سے علیحدہ کر کے جنت کے احاطہ میں داخل کر کے درباری غلام بنایا جائے گا۔ پس اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ ہم نے ان کو اس لئے پیدا کیا تاکہ (اس نشأۃ آخرہ میں) یہ غلامی بجا لائیں +

میں اس وقت اس کے دلائل نہیں بیان کرتا۔ ہاں اس قدر ضرور کہتا ہوں۔ کہ جو بھی قرآن مجید پر غور کرے گا۔ وہ قرآن مجید میں اس کا نہایت کثرت کے ساتھ بین ثبوت پائیگا۔ بلکہ جو اس ام الکتاب پر بھی غور کرے گا۔ کہ جس میں قرآن مجید کے سب مطالب خاص طریق پر بیان کئے گئے ہیں۔ اور جس کو میں نے ابتداء میں تلاوت کیا ہے۔ تو وہ اس میں بھی اس کا صریح اشارہ پائے گا +

اس میں ایاك نعبد فرما کر اس عبادت کا ذکر فرمایا ہے جس کو ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون نے خلق انسان کی غایت یا عاقبت بیان فرمایا ہے۔ مگر اس کو یوم الدین (جزا اور سزا کے دن) کے بعد ذکر فرمایا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسی نشأۃ آخرہ میں غلامی بجا لانا مقصود ہے +

آقا کیسے نوکر کو پسند کرتا ہے
یہ بات سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ ایک آقا اسی شخص کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ جو ہر رنگ میں اس کا مظہر ہو۔ اگر آقا ڈاکو ہو۔ تو وہ کسی ڈاکو ہی کو پسند کرے گا۔ اور یہ نہیں کرے گا۔ کہ خود تو ڈاکو ہو۔ اور اپنا مقرب بنانے کے لئے وہ کسی نیکوکار شخص کو پسند کرے۔ اگر ایک آقا رحیم۔ کریم اور شریف الطبع ہو تو وہ کسی ایسے ہی آدمی کو اپنا مقرب بنانے کے لئے پسند کرے گا۔ جس میں اس کی جملہ صفات موجود ہوں اور یہ نہیں کرے گا۔ کہ خود تو رحیم۔ کریم اور شریف الطبع ہو اور اپنے تقرب کے لئے بد باطن شخص کو پسند کرے۔ ایک نیک آدمی کا جانشین ایک بد آدمی نہیں ہو سکتا اور ایک فرشتہ خصلت انسان کا مظہر یا قائم مقام ایک شیطان وجود نہیں بن سکتا۔ عالم جاہل کو۔ نیکوکار بدکار کو۔ رحمدل سنگدل کو اپنا قائم مقام نہیں بنائیگا اور نہ ہی کبھی اسے اپنا مقرب ٹھہرائے گا۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ انسان جس کا مقرب بننا چاہے۔ اس کا مظہر بنتے ہوئے۔ اس کی صفات کو اس طرح اختیار کرے۔ کہ ہر حال میں اس کے وجود سے ان کا اظہار ہوتا رہے۔ اور اس کے مزاج کے موافق اپنے مزاج کو بنائے۔ اور ان باتوں کو پیدا کرے۔ جن میں اس کی خوشنودی اور رضاء مضمر ہو۔

انسان صفات خدا کا مظہر ہے
انسان دنیا میں اس لئے بھیجا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے رب کی صفات کا پورے طور پر مظہر بن جائے۔ خدا کی بعض بعض صفات کے فرشتے بھی مظہر ہیں۔ لیکن علم آدم الاسماء کلھا کا مصداق انسان ہی ہے۔ پھر یہ مظہریت ان فرشتوں میں فطری طور پر ہے۔ اکتسابی طور پر نہیں پیدا ہوئی۔ لیکن خدا نے ایک ایسی مخلوق بھی دنیا میں

پیدا کی ہے جو اکتسابی طور پر ان صفات کثیرہ کی مظہر بن سکتی ہے۔ یہاں تک کہ خدا تو نہیں پر خدا نما ہو سکتی ہے۔ اور وہ مخلوق یہ انسان ہی ہے ٭

مظہر الٰہی بننے کی کوشش

مگر باوجود اس کے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی ہر ایک صفت کا تمام تر مظہر بن جائے۔ بلکہ بقدر طاقت بشریہ وہ مظہر بن سکتا ہے۔ مثلاً خدا کھاتا پیتا نہیں۔ انسان یہ نہیں کر سکتا۔ کہ کھانا پینا بالکل چھوڑ دے۔ ہاں بقدر طاقت بشریہ وہ ایک حد تک کھانا پینا چھوڑ سکتا ہے چنانچہ دنیا میں بہت کم کھانے والے بھی موجود ہیں۔ اور روزہ کی علل موجبہ میں سے یہ مظہریت بھی ایک علت ہے پھر خدا رب العالمین ہے۔ انسان رب العالمین نہیں بن سکتا۔ لیکن بقدر طاقت بشریہ وہ بن سکتا ہے۔ چنانچہ ربوبیت کرنیوالے انسان بھی موجود ہیں۔ اگرچہ وہ من کل الوجود ربوبیت نہیں کر رہے۔ مگر بقدر طاقت بشریہ ان کی ربوبیت جاری ہے جیسا کہ ماں باپ بچہ کی ربوبیت کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہی تمام صفات الٰہیہ کا حال ہے۔ پس مظہر بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان بقدر طاقت بشریہ کوشش کرے ٭

مظہریت پیدا کرنے کا ذریعہ

وہ کوشش شریعت کی پوری پوری اتباع ہے۔ یہاں تک کہ اسے مظہریت کا جامہ پہنا دیا جاتا ہے۔ جب انسان شریعت کے حکموں پر عمل کرتا ہے۔ تو بے شک بظاہر وہ احکام کی تعمیل کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ مظہریت اختیار کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ شریعت کے تمام تر احکام کا تقاضا اگر بغور دیکھا جائے تو حصول مظہریت ہی ہے۔ اور مظہریت کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ انسان خدا کا مقرب بن جائے۔

مظہریت کی غرض و غایت

جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ مظہریت کی غرض و غایت تقرب الی اللہ ہے۔ اور یہ مظہریت بغیر مکمل عبودیت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور عبودیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک احکام شریعت پر عمل نہ کیا جائے۔ اور احکام شریعت پر عمل کرنا گویا ایک مشق کرنا ہے صفات الٰہیہ کے اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے۔ لیکن اس مادی وجود میں جسطرح انسان اس لطیف ترین دربار کے لائق نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اس میں ان صفات کا کامل بروز ظہور بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن جس طرح والدین کی قوانین قدرت کی اتباع اور خلاف ورزی بچے کے جسم پر اس دنیا میں خاص اثر ڈالتی ہے۔ اسی طرح انسان کا قوانین شرع کے مطابق چلنا اس کے دوسرے جہان کے وجود پر یہ اثر ڈالتا ہے۔ کہ اس جہان میں اس کو ایسا وجود ملے گا۔ جو کہ نہایت لطیف اور اس جہان کے سب سکھوں اور آراموں کا موجب اور ان صفات کے کامل ظہور کے لئے قابل ترین اور اس عالی دربار کے لئے ازبس موزون ہوگا۔ اور قوانین شرع کی بغاوت اور نقض اس کے بالکل خلاف اثر ڈالتا ہے۔ لہذا وہ اعلےٰ اجسد اور یہ خاص قرب اسی جنت میں جا کر ملے گا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ علےٰ قدر المعرفت ہر ایک مومن اس کا خواہشمند اور طالب ہے۔ اور جو چیز بھی اہم مطلوب ہو۔ اس کے حصول سے پہلے انسان چاہتا ہے۔ کہ مجھے پہلے سے معلوم ہو جائے۔ کہ یہ ضرور مل جائے گی۔ اور میں اس میں ضرور کامیاب ہوں گا۔ اس لئے جنت جیسے مطلوب کے حصول کے تیقن کو تو بہت چاہتا ہے۔ مگر دنیا میں اس تیقن کا حصول بہت ہی مشکل اور عزیز الوجود امر ہے۔ یہ تو انبیاء کی الہامی کتابوں میں اور خود ان کے کلام میں صاف اور کثرت کے ساتھ ملتا ہے۔ کہ جو اس دین کا سچا پیرو ہوگا وہ جنتی ہے۔ مگر ڈرانے والی تو بات ہی یہ ہے۔ کہ اس کا کیونکر یقین ہو۔ کہ فلاں فی الحقیقت اور عند اللہ سچا پیرو ہو گیا ہے۔ اور پھر اس یقین کے حصول کا ہر ایک اہل بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایمان خوف و رجاء کے درمیان ہے۔ اور عملی زندگی کی بنیاد بھی اسی خوف و رجاء پر ہے۔ اور اس یقین کے بعد خوف و رجاء اور عملی زندگی کا قائم رکھنا اعلےٰ معرفت پر موقوف ہے۔ اس لئے آنحضرت سے پہلے انبیاء نے عموماً لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مختلف طریقوں سے اس کا علم دیا ہے ٭

دہ یارہ جنتی

عشرہ مبشرہ (جن کو لوگ دہ یار بہشتی کہا کرتے ہیں) تو مشہور ہیں۔ جن کو صاف صاف کھلے طور پر جنتی ہونے کی بشارت دی گئی تھی مثلاً حدیث میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک دن ایک کنوئیں پر گئے۔ اور ایک صحابی رضؓ کو اس کے دروازہ پر کھڑا کر دیا۔ اور آپ وضو کر کے کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اور دونو لاتیں ننگی کر کے اس کے اندر لٹکا دیں۔ حضرت ابوبکر رضؓ آئے۔ تو دربان نے ان کو کھڑا کر دیا۔ اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کہ ابوبکر اجازت چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اِئْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ اس کو اجازت دے۔ اور اس کو جنت کی خوشخبری دیدے۔ چنانچہ اس نے آکر ان کو کہا۔ کہ حضور نے اجازت دی ہے اور آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضؓ اندر جا کر دونو لاتیں کنوئیں میں لٹکا کر حضور کے پاس منڈیر پر بیٹھ گئے۔ ان کے بعد حضرت عمر رضؓ آئے۔ اور دربان نے ان کے لئے بھی اجازت چاہی۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ۔ اور اس نے آکر ان کو اجازت اور بشارت سنائی۔ تو آپ بھی اندر آکر اسی طریق پر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عثمان آئے۔ تو ان کے لئے بھی حضور نے ائذن لہ و بشرہ بالجنۃ فرمایا۔ اور وہ بھی اسی طریق پر منڈیر پر بیٹھ گئے ٭

معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضورؐ کو یہ نقشہ دکھا کر بتا دیا گیا تھا۔ کہ یہ جنتی ہیں۔ تو حضورؐ نے عملاً اس کو پورا کر دیا ٭

شاہ عبدالعزیز صاحب کا ایک واقعہ

شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں لکھا ہے۔ کہ مجھے ایک دفعہ یہ بتایا گیا۔ کہ آج عصر کی نماز میں جو ستر آدمی تیرے پیچھے نماز پڑھینگے وہ جنتی ہیں۔ جب نماز عصر کا وقت آیا۔ اور نماز شروع کرنے سے پہلے میں نے شمار کیا۔ تو پورے ستر آدمی تھے۔ مگر ان میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو مخالف تھا۔ بلکہ وہ ہم کو کافر کہتا تھا اس پر میں حیران ہوا۔ کہ یہ کس طرح جنتی ہو گیا۔ میں کچھ تھوڑی دیر ٹھہرا بھی۔ کہ شائد یہ چلا جائے۔ لیکن وہ بیٹھا رہا۔ آخر مجھے یہ خیال آیا۔ کہ خداوند تعالےٰ کا علم بہت باریک ہے جس تک ہم نہیں پہنچ سکتے۔ اس میں کوئی حکمت ہوگی۔ تب میں نے نماز پڑھانی شروع کی۔ مگر جب سلام پھیرا۔ تو میں نے دیکھا کہ اس کی جگہ گاؤں کا رہنے والا ایک دوست کھڑا تھا۔ جو کہ ہمارے مخلص دوستوں میں سے تھا۔ دریافت کرنے پر اس نے بیان کیا۔ کہ میں ایک ضروری کام کو جا رہا تھا۔ یہاں سے بھاگتا ہوا گذرا تو اندر نظر پڑی۔ کہ جماعت کھڑی تھی۔ میں نے یہ خیال کیا۔ کہ پہلے نماز باجماعت پڑھ لوں اندر آکر دیکھا۔ تو آپ کے پیچھے صف میں ایک آدمی کی جگہ خالی تھی۔ میں اس جگہ کھڑا ہو گیا۔ اسی اثناء میں وہ مخالف آیا اور کہنے لگا کہ نماز شروع کرنے کے بعد مجھے یاد آیا۔ کہ میرا وضو نہیں۔ میں جب وضو کے لئے گیا۔ تو پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی۔ میں نے کہا۔ کہ اب پیشاب بھی کر لوں میں جب وضو سے فارغ ہوا تو نماز ختم ہو چکی تھی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بعض علامات بھی فرمائی ہیں۔ جو کہ یقین کی مورث تو نہیں۔ مگر ترجیح اور حسن ظن کی باعث ہو جاتی ہیں۔ مگر ایک تو ان میں سے اکثر بہت کمزور روایات کے ساتھ پہنچی ہیں۔ دوم ان کی نسبت یہ احتمال بھی ہے۔ کہ حضورؐ کو کسی خاص آدمی کی نسبت یہ علم دیا گیا ہو۔ اور آپ نے اسی کی نسبت بیان کیا ہو۔ لیکن راویوں نے اس کو عام کے رنگ میں بیان

کر دیا ہو۔ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوہریرہؓ کو حضرت عمرؓ کی نسبت یہ فرمایا تھا۔ کہ اس دیوار کے پرے جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو تجھے ملے۔ اس کو جنت کی بشارت دے۔ چنانچہ باہر نکلکر ان کو حضرت عمرؓ ملے۔ اور ان کو یہ بشارت دی۔ کو حضرت ابوہریرہ رضؓ نے اس کو عام سمجھ لیا۔ مگر جو سچے طالب ہوتے ہیں۔ وہ پھر بھی ان کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کا ایک واقعہ

چنانچہ مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی ؒ نے جو کہ بڑے عالم اور بڑے باخدا شخص تھے۔ کسی روایت میں پڑھا تھا۔ کہ جمعہ کے دن جب اس چار امور جمع ہوں۔ وہ جنتی ہوتا ہے۔ یعنی نماز جمعہ، نماز جنازہ، عیادت مریض، نکاح پڑھنا۔ اتفاق سے جب کسی جمعہ کے دن پہلے تین امور جمع ہو گئے۔ اور فقط نکاح پڑھنا باقی رہ گیا۔ تو اس کو پورا کرنے کے لئے انہوں نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے ایک طالب علم سے پڑھ دیا جس کا نام پیرجی عبداللہ تھا۔ جو شہر انبیٹہ کا رہنے والا تھا۔ پھر وہ علی گڑھ کالج میں ڈین مقرر ہو گیا تھا۔ مگر مولانا مولوی محمد قاسم جیسے شخص کو تو یہ موقع کس قدر دقت سے ایک دفعہ میسر آیا۔ لیکن قادیان دشرفہا اللہ وعظمہا ؎ میں بیسیوں دفعہ یہ موقع مجھے ملا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو کئی کئی نکاحوں کے خطبے پڑھے۔ اور بہت سی نماز جنازہ پڑھائی ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے جنتیوں کا پتہ دیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ دین کی تکمیل تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے ہوئی۔ مگر اس کی تبلیغ کی تکمیل مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے ہو گی۔ مگر میں کہتا ہوں۔ جنتیوں کو اسی دنیا میں جنتی قرار دینے کا طریق تو سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا۔ مگر اس پر عمل کرنے کی نسبت پیشگوئی کر دی۔ کہ مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے ہوگا۔ چنانچہ صحیح حدیث میں آیا ہے۔ کہ مسیح موعودؑ اپنی جماعت کے لوگوں کو ان کے مدارج کی خبر دے گا۔ جو کہ ان کے لئے جنت میں ہیں۔ اور یہ حدیث صحیح مسلم کی جلد ثانی باب ذکر الدجال میں ہے۔ جو کہ نواس بن سمعان سے مروی ہے اور جس میں قتل دجال کے ذکر کے بعد یہ عبارت ہے۔ کہ ثم یأتی عیسٰی بن مریم قوم قد عصمھم اللہ منہ فیمسح عن وجوھھم ویحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ۔ پھر عیسیٰ بن مریم کے پاس وہ لوگ آئیں گے جن کو خداوند تعالےٰ نے دجال سے بچایا ہو گا۔ تو وہ ان کو تسلی دے گا۔ اور ان کو جنت میں ان کے مدارج بتائے گا۔ یہ حدیث بتاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اتباع کرنے والوں کو جو دجال کے فتنوں سے بچے ہونگے۔ ان کے جنت کے درجے بتائے گا۔

ضرورت وصیت

اب اس کے بعد میں اپنے مضمون کی طرف آتا ہوں۔ اور وصیت کی ضرورت بتاتا ہوں۔ آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ مومن کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ وہ قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے درباری غلاموں اور مقربوں میں سے بن جائے۔ اور ایسے لوگ وہی ہونگے جن کو پاس کر کے جنت میں جمع کیا جائے گا۔ دوسرے لوگ اس قابل نہ ہونگے۔ کہ خدا کے مقرب بنیں۔ کیونکہ جنت ہی ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں خدا کا لقا اور دیدار اور قرب حاصل ہوتا ہے۔

اہم ترین مقصد

پس جنت اس مقصدِ عظیم کے حصول کے لئے ایک مقام معین ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اور سب سے اہم ترین مقصد یہ ہو سکتا ہے۔ کہ میں کس طرح جنت میں چلا جاؤں۔ کیونکہ جب تک میں اس مقام تک نہیں پہنچتا۔ تب تک خدا تعالےٰ کے درباری بننے کا موقعہ بھی نہیں پا سکتا۔ اور اس اہم ترین مقصد کی نسبت میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت پہلے سے یہ بتا دیا تھا۔ کہ وہ دجال کے فتنہ واثر سے بچے ہوئے لوگوں کو ان کے جنت کے درجے بتائیں گے۔ پس اب میں آپ لوگوں کو بتاؤں گا کہ کس طرح آپؑ نے لوگوں کے درجے جنت میں بتائے۔ اور پھر میں یہ بھی بتا دوں گا۔ کہ آپؑ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریق کے بعینہٖ موافق بتائے ہیں۔

قادیان کا بہشتی مقبرہ

جیسا کہ میں نے عشرہ مبشرہ کے متعلق بتایا ہے۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذریعہ کشف یا رؤیا یہ نظارہ دیکھا۔ اور پھر اسے بظاہر پورا کر دکھایا۔ ویسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بہشتی مقبرہ قادیان کے متعلق خواب میں دیکھا۔ چنانچہ رسالہ الوصیۃ میں آپ فرماتے ہیں:

"اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا۔ کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر کہا۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھائی گئی۔ کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا۔ کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں"

کشف کو ظاہری طور پر پورا کرنا

بہشتی مقبرہ کے متعلق جو کشف آپؑ نے دیکھا۔ اس کو بیان فرمانے کے بعد اسی رسالہ الوصیۃ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس صورت کو بھی پیش فرماتے ہیں۔ جس صورت میں حضور علیہ السلام نے اسے ظاہری طور پر پورا کرنے کی کوشش فرمائی۔ چنانچہ مندرجہ بالا عبارت کے ساتھ ہی فرماتے ہیں:۔

"تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی۔ کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے۔ لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں۔ اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی۔ میں نے مناسب سمجھا۔ کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے۔ جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں۔ اس کام کے لئے تجویز کی"

قطعہ زمین کے لئے تین بار دعا

اس قطعہ زمین کو اس قبرستان کے لئے تجویز کر کے جس کا نام کشف میں بہشتی مقبرہ بتایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے لئے اسی موقعہ پر ہونے کے متعلق تین بار بڑے الحاح سے دعائیں کرتے ہیں۔ وہ دعائیں یہ ہیں:۔

(۱) "اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اس میں برکت دے۔ اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاکدل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین"

(۲) "پھر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے۔ اور دنیا کے اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین"

(۳) "پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور ورحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے۔ اور جن کو تو جانتا ہے۔ کہ وہ

نکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین"

نظارہ کشف کو عملی جامہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ دیکھا کشف میں دیکھا۔ اور اس کشف میں دیکھے ہوئے نظارے کو حضور علیہ السلام نے خدا ہی کی بشارت کے ماتحت ظاہرا صورت بھی دی۔ جو بالکل اسی شان میں ظاہر ہوئی۔ جیسا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تھا۔ کہ آپ ایک کنوئیں پر بیٹھے ہیں۔ اور دس ایسے آدمی آپؐ نے دیکھے ہیں۔ جو جنتی تھے۔ پھر جس طرح حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیکھا۔ اسی صورت میں ظاہرا طور پر بھی کر دیا۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بہشتی مقبرہ کا نقشہ دکھایا گیا۔ اور حضور نے اس نقشہ کے مطابق اس کو بنایا۔ اب اس نقشہ کی کیفیت ملاحظہ ہو۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا۔ کہ یہ بہشتی مقبرہ ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا۔ کہ انزل فیھا کل رحمۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں۔ جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا۔ کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں۔ جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں۔ اور سب کو بجا لانا ہوگا"

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی پہلی شرط

ان شرطوں میں سے جو کہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے ہیں۔ پہلی شرط ایسی ہے۔ جو اس نقشہ کو بھی پیش کر رہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشف میں دیکھا۔ اور جس کے لئے بعض شرائط لگانے کی طرف وحی خفی کے ماتحت حضور علیہ السلام کا دل مائل کیا گیا۔ اور اس شرط کو بھی پیش کر رہی ہے۔ جس کے بجا لانے کے بعد ایک شخص اس بات کا مستحق ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اس قبرستان میں دفن ہو۔ وہ پہلی شرط یہ ہے:۔

(۱) (الف) "اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے۔ لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائے گی۔ جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہو گی۔ اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے۔ اور کنواں لگایا جائے گا۔ اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھیرا رہتا ہے۔ جو گذرگاہ ہے۔ اس لئے وہاں ایک پل تیار کیا جائے گا۔ اور ان متفرق اخراجات کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہے۔ سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا۔ جو اس کام کی تکمیل کے لئے خرچ ہوگا۔

(ب) سو پہلی شرط یہ ہے۔ کہ ہر شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔ اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ کہ دوسروں سے۔

بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر خدا نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیے۔ کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلائے کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں"

دوسری شرط

"دوسری شرط یہ ہے۔ کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک کامل الایمان کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن وکتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کرینگے۔ اور خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیگا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائینگے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہونگے۔ اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائے گا۔ تو وہ لوگ جو ان کے جانشین ہونگے۔ ان کا بھی یہی فرض ہوگا۔ کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاویں۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نومسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا۔ کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دیجائے یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے۔ جو زمین وآسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں۔ کہ یہ اموال کیونکر جمع ہونگے۔ اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہو گی۔ جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں۔ وہ کثرت مال کو دیکھکر ٹھوکر نہ کھاویں۔ اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں۔ جو خدا کے لئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا۔ کہ جن کا کچھ گذارہ نہ ہو۔ ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جائے"

تیسری شرط

"تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو۔ اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو"

چوتھی شرط

"ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صالح تھا۔ تو وہ اس قبرستان میں داخل ہو سکتا ہے"

ان شرائط کے بعد بعض ہدایات بیان فرمائی ہیں۔ اور انہی کے ضمن میں حاشیہ پر یہ ارشاد فرمایا ہے:۔

"کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الہٰی ہے۔ اور انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا"

ایک حدیث سے استدلال

ان شرائط کے سننے سے آپ کو یہ تو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ یہ سب کچھ وحی الہٰی کے ماتحت ہوا ہے۔ اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ یہ زمین کسی کو بہشتی نہیں بنائیگی۔ بلکہ اس میں دفن ہی وہ ہوگا جو بہشتی ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ اس کی غرض یہ ہے۔ کہ

"خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھکر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کیلئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کیلئے قوم پر ظاہر ہوں" (رسالہ الوصیۃ)

اب میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ یہ مقبرہ بہشتی گو اس وحی الٰہی کے ماتحت بنایا گیا ہے۔ اور اس پیشینگوئی کے مطابق بنایا گیا ہے۔ جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ سو سال پہلے سے کی ہوئی تھی۔ کہ مسیح موعودؑ ان لوگوں کو جنتی ہونے کی بشارت دیگا۔ جو دجال کے فتنہ سے بچ گئے ہوں گے۔ مگر یہ اسی کا عملی نقشہ ہے۔ جو کہ سرور کائنات صلعم نے فرمایا تھا اور اس میں جنتی قرار دینے کا وہی طریق رکھا گیا ہے۔ جو کہ خاتم النبیین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے بتایا ہوا ہے چنانچہ صحیح مسلم جلد اول باب فیمن یثنی علیہ خیرا و شر من الموتیٰ میں یہ حدیث ہے :-

عن انس بن مالک قال مر بجنازۃ فاثنی علیہ خیر فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت وجبت وجبت ومر بجنازۃ فاثنی علیہ شر۔ فقال نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وجبت وجبت وجبت فقال عمر فدالک ابی وامی مر بجنازۃ فاثنی علیہ خیر فقلت وجبت وجبت وجبت ومر بجنازۃ فاثنی علیہ شر فقلت وجبت وجبت وجبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اثنیتم علیہ خیرا وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ شرا وجبت لہ النار انتم شہداء اللہ فی الارض انتم شہداء اللہ فی الارض انتم شہداء اللہ فی الارض۔

اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ایک جنازہ آپ کے پاس سے گذرا۔ صحابہ نے اس کی تعریف کی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ وجبت وجبت وجبت۔ واجب ہو گئی۔ واجب ہو گئی۔ واجب ہو گئی۔ تین دفعہ دُہرایا۔ پھر ایک جنازہ گذرا۔ اور صحابہ نے اسکی مذمت کی۔ تو حضورؐ نے اسپر بھی فرمایا۔ وجبت وجبت وجبت۔ تب حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ جس کی تعریف کی گئی۔ اس کے لئے کیا واجب ہوا۔ اور جس کی مذمت کی گئی۔ اس کے لئے کیا واجب ہوا۔ اسپر حضورؐ نے بتایا۔ کہ جس کی تم نے بھلائی بیان کی۔ یعنی اس کے لئے اچھا اور متقی ہونے کی گواہی دی اس کے لئے جنت واجب اور لازم ہو گئی۔ اور جس کی تم نے بُرائی بیان کی۔ یعنی اس کے بُرا اور غیر متقی ہونے کی گواہی دی۔ اس کے لئے جہنم واجب اور لازم ہو گئی۔ اور پھر اسکی وجہ بیان فرما کر اس کو قاعدہ کلیہ کی صورت میں ظاہر کیا۔ اور فرمایا (اس لئے کہ) تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ اور پھر اسکی حقانیت کے تیقن کے اظہار اور تذبذب کے ذب کے لئے تین دفعہ فرمایا۔ کہ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو ؛

مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ انجمن کی حیثیت

اسی حدیث کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک انجمن قائم کی اور اس انجمن کی شہادت رکھی یہ انجمن تحقیق کرتی ہے۔ کہ مرنے والا متقی ہے یا نہ۔ اور جب یہ شہادت دیتی ہے۔ کہ یہ متقی ہے۔ تو پھر اسے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاتا ہے۔ اور اگر ان شرائط پر بھی غور کیا جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائی ہیں تو یہ بات اور بھی کھلے کھلے طور پر ثابت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ شرائط رکھی ہی اس لئے گئی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ خود فرماتے ہیں :-

”خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں۔ جو اپنے صدق اور کامل راست بازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔“

پھر ضمیمہ الوصیت میں فرماتے ہیں :-

”ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس آلہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہیں۔ ..... وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے۔ کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلا دے اس لئے اس نے اب بھی ایسا ہی کیا ..... اس وقت امتحان سے بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنھوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائیگا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا ہے۔“

پس پہلے تو اس شرط کا پورا کرنا ہی اس کے اتقاء کی کافی دلیل اور شہادت تھا۔ مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی پر اکتفاء نہیں کی۔ بلکہ ضمیمہ کے صدٰ پر فرماتے ہیں :-

”یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہو گا کہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جائے۔ بلکہ ضروری ہو گا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے۔ پابند احکام اسلام ہو۔ اور تقویٰ اور طہارت کے امور میں کوشش کرنیوالا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانیوالا ہو۔ اور نیز حقوق عباد غصب کرنیوالا نہ ہو۔“

پھر ان شرائط کی جانچ پڑتال اور نگرانی کسی شخص واحد کے سپرد نہیں کی۔ بلکہ ایک انجمن کے سپرد کی ہے۔ جس کا نام انجمن کار پرداز مصالح قبرستان ہے۔ پھر انجمن بھی کوئی معمولی انجمن نہیں۔ بلکہ وہ ہے۔ جس کی نسبت خود خدا کے برگزیدہ مسیح موعودؑ نے لکھا ہے۔

”چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس لئے اس انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہو گا۔ اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔“

پھر فرمایا :-

”انجمن میں کم سے کم ہمیشہ دو ممبر ایسے چاہئیے۔ جو علم قرآن اور حدیث سے بخوبی واقف ہوں۔ اور تحقیل علم عربی رکھتے ہوں۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔“

پس انتم شہداء اللہ فی الارض (الحدیث) کے مطابق جب انجمن جو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس موصی کے نیک۔ متقی۔ راست باز ہونے کی شہادت مکمل کر کے اس کی وصیت کو منظور کرتی ہے۔ تو ان شہداء اللہ کی شہادت پر خدا تعالیٰ کی طرف سے وجبت لہ الجنۃ کا حکم ثبت ہو جاتا ہے۔ جس کو ڈاکٹر بشارت احمدؐ یا کوئی اور غیر مبایع تو کیا کوئی بھی انسان بدل نہیں سکتا ہے۔

پیغام صلح میں رسالہ الوصیت کی تردید

۲۸ر نومبر کے پیغام صلح میں ڈاکٹر بشارت احمدؐ کا ایک مضمون مقبرہ بہشتی کے متعلق شائع ہوا ہے وہ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کو ایک مقبرہ بتایا گیا۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ اس سے وہ عالی مقام مراد تھا۔ جو کہ آپ کی جماعت کے برگزیدہ لوگوں کے لئے مقدر تھا۔ مگر حضرت صاحب کو غلطی لگی۔ اور یہ ظاہر مراد نہ سمجھ سکے۔ اور اس کی بجائے دو کنال زمین کے ٹکڑہ کو مقبرہ بہشتی سمجھ لیا۔ اور اسپر مجاور مقرر کر کے ان کے قبضہ میں کر دیا کہ جس کو وہ اجازت دیں۔ وہ اس میں دفن ہو۔ اور پھر سیدھا بہشت میں چلا جائے۔ پھر ڈاکٹر صاحب مذکور نے بتایا ہے کہ حضرت صاحب سے یہ بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ کیونکہ جب مجاوروں کی اجازت سے لوگ سیدھے جنت میں جائیں گے تو پھر سوال و جواب اور حساب اور وزن اعمال وغیرہ جن کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہے۔ ان سب سے بچ گئے۔ جس سے لازم آتا ہے۔ کہ خدا کی صفت مالک یوم الدین۔ جو کہ ام الصفات ہے۔ ان مجاوروں کو مل گئی۔ اور اسی طرح اور بہت سی صفات باطل ہو جائینگی۔

پھر وہ کہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے یہ سب کچھ کیا بھی!

اس کا نام مقبرہ بہشتی بھی رکھا۔ اور لکھا بھی کہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں داخل کیا جائے گا۔ اور یہ کہ خدا کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ مگر آپ کو ہرگز یہ یقین نہیں تھا۔ کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے اور جو اس میں دفن ہو گا۔ وہ بہشتی ہو گا۔ کیونکہ اگر یقین ہوتا تو آپ دعائیں نہ کرتے۔ پس آپ کا بار بار دعا کرنا کہ اس کو اے خدا تو مقبرہ بہشتی بنا دے۔ یہ صاف بتاتا ہے۔ کہ آپ کو یہ یقین نہ تھا۔

پھر ڈاکٹر صاحب مذکور لکھتے ہیں۔ کسی کو یہ شبہ پیدا نہ ہو۔ کہ دعاؤں کے بعد تو ضرور یہ مقبرہ بہشتی ہو گیا ہو گا اور جس خدا نے کہ اپنے مسیح کو کہا ہوا ہے کہ اجیب کل دعائك الا فی شرکائك۔ اس نے اپنے نبی کی بار بار الحاح کے ساتھ کی ہوئی دعا کو قبول کر لیا ہو گا۔ کیونکہ بعد کے واقعات نے ظاہر کر دیا ہے کہ یقیناً خدا نے یہ دعا رد کر دی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ بڑی مشکل تو یہ تھی جو کہ حضرت صاحب کو سمجھ نہ آئی۔ کہ آیندہ سلسلہ میں اختلاف ہونا ممکن تھا۔ اور تقویٰ جو اس میں دفن ہونے کے لئے شرط ہے۔ اس میں عقائد بھی داخل ہیں۔ اور جو عقیدہ ایک کے نزدیک صحیح اور تقویٰ ہی ہو گا۔ دوسرے کے نزدیک غلط اور گناہ ہو گا پس ایسی صورت میں جو فریق اس پر قابض ہو گا۔ وہ دوسرے کو دفن ہی کیوں ہونے دیگا۔ گویا کمزور اور متعصب اور ضدی انسان جنت کا قابض ہو بیٹھا۔

ہمیں اس سے تو کوئی تعجب نہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب مذکور نے مقبرہ بہشتی پر اعتراض کیا ہے۔ کیونکہ اس کی خبر تو خدا کا برگزیدہ نبی الوصیت میں خود پہلے سے دے چکا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے۔

"بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذریگا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہو یا عورت۔ اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا"

"اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش! میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیدیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا"

"بہتیرے ایسے ہیں۔ کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دینگے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جاوینگے تب آخری وقت میں یہ کہیں گے۔ ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون"

"ممکن ہے۔ کہ بعض آدمی جن میں بدگمانی کا مادہ ہو۔ وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بنا دیں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ بلا شبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے"

حضرت مسیح موعودؑ سے تمسخر

ہمیں تعجب اس سے ہے کہ احمدی کہلانیوالا کس طرح خدا کے احمد مسیح کے صریح اور قطعی کلام کو محض اپنے سوفسطائی خیالات واوہام سے بے دریغ رد کرتا ہے اور وہ خدائے غیور کے مسیح موعودؑ کو حضرت صاحب حضرت صاحب کہتے ہوئے اس سے تمسخر کرتا ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر مذکور کے اس مضمون کا صریح خلاصہ مضمون و مفہوم یہ ہے کہ رسالہ الوصیت کا وہ حصہ جو کہ مقبرہ بہشتی کے متعلق ہے۔ وہ حضرت صاحب کی ایک غلطی کا نتیجہ اور ناقابل اعتبار ہے اور گو وہ مقبرہ بہشتی کے انتظام کو الٰہی انتظام کہتے ہیں اور اس کو یقینی بات بتاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ بلا شبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں فرق کر دے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں۔ کہ وہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اور دیگر حوالے جو بیان ہوئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ "یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے۔ اور انسان کا اس میں دخل نہیں" اور یہ کہ "بلکہ خدا کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائیگا" مگر "یہ سب غلط ہے۔ نہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ نہ اس میں دفن ہونے والے بہشتی ہیں۔ اور نہ یہ مومن اور منافق میں کوئی امتیاز اور فرق کرنیوالا ہے"

پھر رسالہ الوصیت کے رد کرنے کے بعد خدا کے برگزیدہ مسیحؑ پر اعتراض کیا ہے کہ اس نے اس مقبرہ کو بہشتی اور اس میں دفن ہونے والوں کو بہشتی قرار دیکر اس میں دفن کرنے کی اجازت مقبرہ کے مجاوروں کے سپرد کر دی ہے گویا جس کو وہ اجازت دیدیں۔ وہ سیدھا بہشت میں چلا جاتا ہے۔ اور اس سے خدا کی صفت مالك یوم الدین چھین کر مجاوروں کو دی جانی لازم آتی ہے۔ اور نیز حساب کتاب وزن اعمال و سوال منکر و نکیر وغیرہ جن کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے۔ وہ سب باطل ہو گئے۔ اور پھر خدا کے مسیح سے تمسخر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ پھر تو تمہارے مقرر کردہ مجاور خدا سے بھی بڑھ گئے۔ کیونکہ خدا تو ان سب امور کے بعد ان کے جنتی ہونے کا فیصلہ کرتا۔ مگر تمہارے مجاور جن کے سامنے نہ ان کے اعمال ہیں۔ نہ دل کی کیفیت جانتے ہیں۔ اور نہ وزن وغیرہ کرنیکے محتاج ہوتے ہیں۔ اور محض اٹکل سے جنتی بنا دیتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں۔ اس مقبرہ کو بنایا تو خدا کے مسیح نے، بہشتی نام رکھا تو خدا کے مسیح نے۔ اور اس میں دفن ہونے والوں کو یقینی طور پر بہشتی لکھا تو خدا کے مسیح نے۔ انجمن کارپرداز مصالح قبرستان مقرر کی۔ تو خدا کے مسیح نے۔ انکی اجازت ضروری قرار دی تو خدا کے مسیح نے۔ پس یہ سارا تمسخر خدا کے مسیحؑ سے ہوا۔ نہ کسی اور سے۔

پھر خدا کے مسیح کے پاک کلام کی تردید کی بنیاد جس امر پر رکھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ بے شک خدا نے حضرت صاحب کو ایک مقبرہ دکھایا۔ جس کا نام بہشتی مقبرہ تھا۔ مگر وہ کوئی یہ مقبرہ نہ تھا۔ بلکہ وہ آپ کی جماعت کے برگزیدہ لوگوں کا وہ مقام تھا۔ جو کہ عالم برزخ میں ان کو ملیگا۔ اب کوئی ڈاکٹر صاحب سے پوچھے۔ کہ کیوں وہ برزخی مقام تھا۔ کیا خدا کے مسیحؑ نے آپ کو بتایا تھا۔ یا خدا نے اپنی وحی کے ساتھ بتایا ہے کہ دکھائے ہوئے مقبرہ یا قبرستان سے مراد وہ برزخی مقام تھا۔ یا تعبیر الرؤیا والکشف میں کہیں یہ لکھا ہے۔ کہ مقبرہ سے وہ مقام مراد ہوتا ہے۔ یا کتب لغت میں یہ لکھا ہے۔ کہ مقبرہ کے معنے وہ مقام ہے۔ ہرگز نہیں۔ چونکہ خدا کے اس انتظام اور اس ارادہ نے جس کو مسیح موعودؑ نے الوصیت میں لکھا ہے۔ ڈاکٹر اور اس کے ہمراہیوں کو اس بہشتی مقبرہ سے محروم کر دیا ہے۔ اس لئے اپنی طفل تسلی اور بہشتیوں کے حسد کی آگ کو اپنے دل پر سے کم کرنے کے خیال سے رجماً بالغیب اور افتراءً علی اللہ کہا ہے۔ کہ گو مقبرہ دیکھا اور حضرت صاحب نے اس کو مقبرہ ہی یقین کر کے یہ مقبرہ بنایا ہے۔ مگر وہ یہ نہیں۔ بلکہ برزخی مقام تھا۔

نرالا طریق استدلال

پھر اسپر بس نہیں کی۔ بلکہ یہ دیکھتے ہوئے کہ حضرت صاحب الوصیت میں صریح اور قطعی الدلالت الفاظ کے ساتھ اپنے کامل یقین کا اظہار فرماتے ہیں۔ کہ یہی مقبرہ بہشتی ہے۔ اور اس میں جو دفن ہونگے ہیں۔ وہ کامل الایمان اور بہشتی ہیں۔ اور اسی کو خدا کے کلام کا مطلب یقینی طور پر بیان فرماتے ہیں۔ پھر بھی اپنے اس افتراء علی اللہ میں خدا کے مسیح کو بھی اپنے ساتھ شریک کر لیا ہے اور کہا ہے۔ کہ حضرت صاحب کے سامنے دونوں پہلو نمایاں تھے یعنے یہ کہ ممکن ہے۔ کہ اس میں جو دفن ہوں۔ وہ بہشتی ہی ہوں اور یہ بھی کہ ممکن ہے۔ ایسا نہ ہو۔ اور کہتا ہے کہ انکی بین دلیل یہ ہے۔ کہ حضرت صاحب نے یہ تمنا کی۔ اور خدا سے بار بار دعا کی۔ کہ اس میں وہی لوگ دفن ہوں۔ جو بہشتی ہوں

سبحان اللہ! ان بین الفاظ کے مقابلہ میں جو کہ خدا کے مسیح کے یقین پر دال ہیں - کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے - اور اس میں جو دفن ہونگے - وہ بہشتی ہی ہونگے - اس مخترع خیال کو پیش کرنا جو کہ آپ کے دعا کرنے سے انبیاء کے حالات سے نا آشنا دماغ میں آگیا ہے - یہ طریق استدلال بھی نرالا ہی ہے - اگر اس پر عمل کیا جائے - تو سب صداقتیں اور تاریخ اور مذہب اور شریعت تہ و بالا ہو جائیں - سب اہل اسلام جانتے ہیں - کہ جنگ بدر کی نسبت قرآن مجید اور وحی غیر متلو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح کا وعدہ دیا گیا تھا - اور نبی تو اول المومنین ہوتا ہے - اس وعدہ پر تو صحابہ کو بھی یقین تھا - مگر آنحضرتؐ نے نہ تو تیاری اور احتیاط میں کوئی کمی کی - اور نہ دعا میں - بلکہ یقین ایسا تھا - کہ آنحضرتؐ نے پہلے سے مقتول ہونے والے کفار کے نام اور ان کے گرنے کے مقام بتا دیئے تھے - اور باوجود اس کے دعا کی - تو اس زور سے کہ حضرت ابو بکرؓ سے حضور کی وہ آہ و زاری اور اضطراب برداشت نہ ہو سکا اور حضور کو پکڑ کر دعا سے ہٹانے کی کوشش کی - بلکہ عجیب بات یہ ہے - کہ دعا کر رہے ہیں - مگر خدا کے وعدہ کا یقین ایسا ہے - کہ دعا میں اسی وعدہ کو یاد دلا رہے ہیں - چنانچہ بخاری میں ہے :- عن ابن عباس - قال قال النبیؐ یوم بدر اللّٰھم نشدک عھدک و وعدک اللّٰھم ان شئت لم تعبد فاخذ ابو بکر بیدہ فقال حسبک یعنے بدر کے دن آپ دعا میں یہ کہہ رہے تھے - کہ اے اللہ! میں تجھ کو تیرے عہد کا واسطہ دیتا ہوں - اے اللہ! اگر تو نے اس چھوٹی سی جماعت کی ہلاکت چاہی - تو پھر تیری عبادت نہیں ہوگی ؂

پس ڈاکٹر صاحب کے استدلال پر تو یہاں کہنا چاہیئے کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا کی ہے - لہذا اس سے ثابت ہوا - کہ آنحضرتؐ کو خداوند تعالےٰ کے بدر کے متعلق وعدہ پر بالکل یقین نہیں تھا - بلکہ چونکہ آپ نے دوزخ سے پناہ مانگی ہے - اور جنت کے لئے دعائیں کی ہیں - اور مغفرت مانگی ہے - لہذا ثابت ہوا - کہ آپ کو اپنے جنتی ہونے کا بھی یقین نہ تھا - اسی طرح عشرہ مبشرہ نے بھی اس قسم کی دعائیں ہمیشہ کی ہیں - لہذا ان کو بھی اس کا یقین نہیں تھا - بلکہ اس استدلال کو اگر وسیع نظر سے جاری کیا جائے - تو انسان پورا سوفسطائی بن جاتا ہے - اور کسی امر پر یقین ثابت نہیں ہو سکتا -

ڈاکٹر صاحب نے تو ایسا طریق اختیار کیا ہے کہ دوسرے تو در کنار ان کے اپنے گروہ کے لوگ اور خصوصاً ان کے امیر اور راہ دینی میں یقین نہیں کر سکتا - کہ اس طریق کو پسند کر سکیں - کیونکہ احمدی کہلانے والا یہ نہیں کر سکتا ہے - کہ احمد مسیح کے کلام کو لغو اور ردی قرار دے - ہاں اس سے ایسا ہو سکتا ہے - کہ اس کلام کے اصل معنوں کو چھوڑ کر کوئی اور معنے قرار دے - گو وہ غلط ہی ہوں - مگر ڈاکٹر صاحب نے تو یہ کہہ کر کہ جو مقبرہ دکھایا گیا - اور اس کو بہشتی کہا گیا - وہ برزخی مقام تھا - نہ یہ مقبرہ - ساری الوصیت کو ردی قرار دیدیا ہے - مگر میں اسوقت تک جناب مولوی محمد علی صاحب پر یہ بدظنی نہیں کر سکتا - کہ وہ اس طرح سے حضرت صاحب کے کلام کو ردی قرار دینگے - اور نہ کوئی احمدی کہلانے والا خود حضرت صاحب پر اس قسم کے اعتراض کر سکتا ہے - اور نہ تمسخر کر سکتا ہے - جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے - کیونکہ حضرت صاحب نے خود ہی اس مقبرہ کا نام مقبرہ بہشتی رکھا - اور اس میں دفن ہونے والوں کو بلاشبہ مومن اور بہشتی قرار دیا ہے - اور اسکو خدا کے کلام کا مطلب قرار دیا ہے - اور خود ہی انجمن کار پرداز مصالح قبرستان بنائی ہے - اور دفن کی اجازت اس کے سپرد کی - پس اگر یہ مجاور ہے - تو حضور ہی کی بنائی ہوئی - انکی اجازت سے جو دفن ہوتے ہیں - اور بہشتی قرار دیئے جاتے ہیں - تو حضور ہی کے ارشاد پر - پس جو اعتراض اور تمسخر کوئی کرتا ہے - وہ بھی آپ ہی سے کرتا ہے - نہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور آپ کے خدام سے - کہتے ہیں - بازی بازی باریش بابا ہم بازی - گندہ تمسخر کرتے کرتے خدا کے مسیح پر بھی تمسخر اڑانے لگ پڑے ؂

خود ساختہ الزام

پھر اعتراض کا اسقدر شوق ہے کہ دوسرے کے ذمہ خود ہی کچھ باتیں لگا کر ان پر اعتراض شروع کر دیا جاتا ہے - کہتے ہیں - مقبرہ بہشتی میں بہشتی دفن ہونے کے یہ معنے ہیں کہ جنھیں مجاورین بہشتی مقبرہ اجازت دیتے ہیں - وہ سیدھے آنکھیں بند کر کے جنت میں داخل ہو جاتے ہیں - اور ان کل باتوں سے بچ جاتے ہیں - جن کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے - یعنی سوال منکر نکیر حساب - وزن اعمال وغیرہ - گویا یہ سب کام اب ہمارے مجاور درست کرتے ہیں - اور فرشتے آرام کر رہے ہیں - اور خدا کی صفت مالک یوم الدین انسانوں کو مل گئی ہے - اب کوئی اس بہتان لگانے والے سے پوچھے - کہ کسی شخص کے فی الواقعہ بہشتی ہونے یا اس کو بہشتی قرار دینے کے کس طرح یہ معنے ہیں - کہ حساب و کتاب سب موقوف ہو گئے - کیا قبر کا سوال جہنمیوں ہی سے ہوتا ہے - اور بہشتیوں سے نہیں ہوتا - یا وزن اعمال دوزخیوں ہی کا ہوگا اور جنتیوں کا نہیں ہوگا - یا کیا جن کو نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جنتی فرما دیا تھا - ان کا حساب اور وزن اعمال وغیرہ آنحضرتؐ کے ذمے ہو گیا تھا - اور فرشتے ان کی نسبت آرام میں ہو گئے - اور خدا کی صفت مالک یوم الدین ان کی نسبت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مل گئی تھی - جیسی کہ بقول ڈاکٹر صاحب مقبرہ بہشتی میں دفن ہونیوالوں کی نسبت مجاوروں کو مل گئی ہے - پھر کہا ہے - کہ حضرت صاحب نے دعا کی تھی - مگر بعد کے واقعات نے بتا دیا ہے - کہ یہ دعا قبول نہیں ہوئی - کیونکہ غلط عقائد والے ہی جہاں دفن ہوں - وہ مقام جنت کا مترادف نہیں ہو سکتا - مگر چور کی داڑھی میں تنکا - جھٹ کہتے ہیں - میرا یہ مطلب نہیں کہ دفن ہونے والے جہنمی ہیں - استغفراللہ -

آپ غور فرمائیں - جب ڈاکٹر صاحب کے نزدیک دفن ہونیوالے اس لئے جنتی نہیں - کہ ان کے عقائد غلط ہیں - اور ان کے جہنمی ہونے سے استغفراللہ ہے - تو پھر اور تیسری صورت کونسی ہو سکتی ہے - جب غلط عقائد کی وجہ سے آپ نے یہ کہہ دیا کہ یہ جنتی نہیں - تو پھر آپ نے ان کو جہنمی قرار دیا - اور استغفراللہ غلط کہا - اور اگر استغفراللہ صحیح ہے - اور غلط عقائد کی وجہ سے آپ کسی کو جہنمی قرار نہیں دیتے - بلکہ یہ خدا کے اختیار میں رکھتے ہیں - تو پھر آپ غلط عقائد کی وجہ سے یہ بھی نہیں کہہ سکتے - کہ غلط عقائد کی وجہ سے وہ جنتی نہیں - مگر میں پوچھتا ہوں کہ حضرت صاحب کی دعا اگر قبول ہوتی - تو سب اس میں دفن ہونے والے جنتی ہی ہوتے - اور دعا قبول نہ ہوتی - تو کچھ جنتی اور کچھ غیر جنتی بھی داخل ہو جاتے - مگر یہ تو بالکل الٹ ہوا - کہ بجائے سب کے جنتی ہونے کے بقول ڈاکٹر صاحب سب جہنمی ہی داخل ہونے شروع ہو گئے - کیونکہ جب غلط عقائد کی وجہ سے سب بہشتی نہیں ہو سکتے - تو پھر بعض بھی نہیں ہو سکتے - پس بقول ڈاکٹر صاحب خدا نے اپنے مسیح سے بالکل معاملہ الٹ رکھا ہے - مسیح نے بار بار دعا کی - کہ اس مقبرہ میں بہشتی ہی دفن ہوں - مگر بقول ڈاکٹر صاحب اب اس میں کل جہنمی ہی داخل ہوتے ہیں - اور ایک بھی جنتی داخل نہیں ہوتا - اسی طرح اپنی سب اولاد کے واسطے نیک متقی اور راستباز ہونے کی دعا کی - مگر ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں - یہ دعا بھی بالکل الٹ ہوئی - کہ ایک بھی نیک اور راستباز نہ ہوا - گویا اگر دعا نہ کرتے - تو پھر کوئی جنتی اور کوئی راستباز اور نیک بھی ہو سکتا ؂

باطل پرستوں کا طریق

اصل بات یہ ہے - کہ باطل پرستوں کا یہی طریق ہوتا ہے - کہ وہ الٹا استدلال کیا کرتے ہیں - آریہ یا عیسائیوں کے سامنے کوئی اسلامی صداقت کے لئے علامت پیش کر دو - اور کہو کہ فلاں فلاں امور سچے مذہب کے نشان ہیں - اور یہ اسلام ہی میں پائے جاتے ہیں - تو وہ یہی کہیں گے - کہ جب اسلام غلط عقائد کی تعلیم دیتا ہے - تو پھر ہم کس طرح مان لیں - کہ یہ سچا ہے - بات یہ ہے

کہ واضح بات کو مخفی امر پر دلیل بنایا جاتا ہے۔ لیکن یہ لوگ مخفی امر کو دلیل بنایا کرتے ہیں۔ مثلاً الہام کا ہونا۔ یا تائید الٰہی کا شامل حال ہونا۔ یا دعاؤں کی قبولیت یا نشانوں کا ظاہر ہونا یہ وہ امور ہیں۔ جن کو مذہب کی سچائی کے واسطے پیش کیا جاتا ہے۔ باطل پرست ان کے جواب میں رُوح اور مادے یا تثلیث و کفارہ وغیرہ مسائل سے وجود و عدم کو صدق و کذب کی دلیل بناتے ہیں۔

مبائعین حق پر ہیں

مقبرہ بہشتی کا معاملہ ایک بیّن ترین صداقت ہے۔ جو بھی خدا کے مسیح پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ خدا کے مسیح نے الوصیت میں لکھا ہے۔ کہ خدا کی وحی کی بناء پر میں نے یہ مقبرہ بہشتی بنایا ہے اور اس کا نام خدا کی طرف سے بہشتی مقبرہ بتایا گیا۔ اور خدا نے فرمایا ہے کہ اس مقبرہ میں ہر ایک قسم کی رحمت نازل کی گئی ہے۔ اور آپ نے یہ بھی لکھا کہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائیگا۔ اور یہ کہ خدا نے یہ انتظام مومن صادق اور منافق میں فرق کرنے کے لئے رکھا۔ اور نہ کوئی احمدی ڈاکٹر صاحب کی طرح یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ لکھا تو ہے۔ مگر یہ سب غلط ہے۔ پس دو فریق ہیں سے۔ (جن کے درمیان بعض عقائد میں اختلاف ہے) ایک کو خداوند تعالیٰ نے یہ موقعہ دیا ہے۔ کہ اس کے آدمی اس مقبرہ میں دفن ہوتے ہیں۔ اور دوسرے گروہ کو باوجودیکہ کسی انسان نے نہیں روکا۔ وہ خود ہی اپنی کی ہوئی وصایا کو منسوخ کر رہا ہے۔ اور اس میں دفن ہونے کے لئے کوشش بھی نہیں کرتا۔ بلکہ اس پر اعتراض کرتا ہے۔ پس نہ کسی اَور کے فیصلہ کے مطابق۔ بلکہ خود حضرت مسیح موعود کے فیصلہ کے مطابق خداوند تعالیٰ کا ایسا کرنا اس کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ جس فریق کو خداوند تعالیٰ اس مقبرہ میں دفن ہونے کا موقعہ دے رہا ہے۔ وہ حق پر ہے۔ اور جس کو خداوند کریم نے اس میں دفن ہونے سے محروم کر دیا ہے۔ وہ باطل پر ہے۔ مجھے ضلع ہزارہ کے ایک گاؤں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں پر کچھ غیر مبائع خیال کے چند آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا۔ کہ کبھی آپ لوگوں نے اس اختلاف پر غور و فکر بھی کیا ہے۔ ایک شخص بولا کہ ہم بے علم لوگ ہیں۔ ہمارے مولوی صاحب چونکہ لاہوری خیال رکھتے ہیں۔ اس لئے ہمارا بھی یہی خیال ہے۔ ہم خود کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا کہ انبیاء کی جماعتوں میں اختلاف ہوتے رہے ہیں۔ پر ان کا فیصلہ ایسا آسان ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے۔ ورنہ ہر ایک شخص پر حق کا ماننا لازم نہ ہوتا۔ اور نہ اس کے خلاف چلنے پر اس کو کوئی مواخذہ ہوتا۔ کیونکہ وہ اس کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ بلکہ یہ سب کچھ مولویوں ہی پر ہوتا۔ مگر ایسا نہیں۔ چنانچہ مسیح موعودؑ کی جماعت میں یہ اختلاف ہوا ہے۔ مگر ذرہ بھر بھی آدمی غور کرے۔ تو اس کو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حق پر کون ہے۔ اس کے بعد میں نے الوصیت کی عبارت سنائی۔ کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ خدا نے یہ انتظام سچے مومنوں اور منافقوں میں فرق کرنے کے لئے کیا۔ اور کہ ہر ایک نبی کے وقت خبیث اور طیب میں فرق کرنے کے لئے کوئی امتحان ہوتا رہا ہے۔ اور میری جماعت کے واسطے یہ امتحان خدا نے رکھا ہے۔ پس اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ اس مقبرہ کے لئے کون فریق وصیتیں کرتا اور اس میں دفن ہوتا۔ اور کون کی ہوئی وصایا کو فسخ کرتا اور اس میں دفن ہونے کی نہ خواہش رکھتا اور کوشش کرتا ہے۔ اور نہ اس میں اب تک ان کا کوئی دفن ہوا ہے۔ تو وہی شخص ایک دوسرے شخص کو مخاطب کر کے ہزاروی لب و لہجہ میں کہنے لگا۔ بہایا صفدرا۔ اسناد اسدا کھوتی دا سر جواب دیونگے۔ ہمنوں تے یقین ہو گیا ہے کہ قادیان والے حق پر ہین۔ غرض کونسی حق بات ہے۔ کہ جس کی کوئی تردید نہیں کرتا۔ مگر ہے یہ ایسی پختہ بات کہ کسی عیسائی یا آریہ یا غیر احمدی کو الوصیت کی یہ عبارتیں دکھا کر پھر دونوں فریق کا حال اس کو بتایا جائے۔ اور پھر اس سے دریافت کیا جائے۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب کی تحریر کے مطابق ان دونوں گروہ میں ایک کی صداقت اور دوسرے کی منافقت اور بطالت ثابت ہوتی ہے۔ یا نہ تو یقیناً یقیناً وہ اثبات میں جواب دیگا۔ باقی رہے ڈاکٹر صاحب جیسے لوگ۔ تو حسد ان کو کیا کہنے دیتا ہے۔ علاوہ اس کے ہیں نے تو نبی کریم کی صحیح حدیث سے یہ بھی بتا دیا۔ کہ حضور نے پہلے سے بتا دیا ہوا ہے۔ کہ مسیح موعود جنت کے درجات کی اپنے لوگوں کو خبر دیگا۔ اور وہ خبر دینا یہی ہے۔ اور پھر دوسری حدیث نے جس طرح بتایا تھا کہ انتم شھداء اللہ فی الارض فمن اثنیتم علیہ خیراً وجبت لہ الجنۃ۔ اسی کے مطابق مقبرہ بہشتی میں دفن ہونیوالوں کے لئے شھداء فی الارض کی شہادت خیر حاصل کی جاتی ہے۔ جس پر وہ بجز حضرت مسیح موعود کے الہام اور آپ کے بیان کے مطابق ہی نہیں۔ بلکہ آنحضرتؐ کی شہادت کے مطابق بھی وجبت لہ الجنۃ کے مصداق ہو کر یقیناً اور بلا شک و شبہ جنتی اور بہشتی ہو کر ڈاکٹر صاحب جیسوں کو حسد کی آگ میں ڈالنے والے اور نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ سے جلانے والے ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی زبان درازی

ڈاکٹر صاحب کا جو مضمون اٹھا کر دیکھو۔ تمسخر اور تحقیر اور بدزبانی سے خالی نہ ہو گا۔ اور خاندان مسیح علیہ السلام کی نسبت تو انہوں نے گویا عہد کیا ہوا ہے۔ کہ کبھی ان کا نام سوائے طنز اور تمسخر کے اور سوائے بے ادبی کے نہیں لینگے۔ اور اب تو یہاں تک ترقی کی ہے کہ خود حضرت مسیح موعودؑ پر بھی تمسخر کرتے ہیں۔

وصیت کرنے والوں کے لئے

اب میں وصیت کے متعلق ایک بات کی توضیح کرنی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ اپنی جائداد کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی جائے لیکن جائداد کے مفہوم کی کوئی تشریح اور حد بست نہیں کی گئی۔ اس لئے اس کے سمجھنے میں عموماً غلطی ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ بعض ایسی وصیتیں ہیں کہ موصی نے لکھا ہے کہ میری جائداد فقط میرے کپڑے ہی ہیں۔ اس لئے میں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور بعض ایسی وصایا بھی ہیں۔ جن کا ۱/۱۰ حصہ عہ/ اور عہ روپیہ ہوتا ہے۔ تو اس غلطی کو محسوس کر کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے جائداد کی تشریح فرمائی کہ جائداد سے وہ چیز مراد ہے۔ کہ جس پر اس کا اور اس کے کنبہ کا گذارہ ہو۔ خواہ وہ اراضیات ہوں یا مکانات وغیرہ۔ پس اس تشریح کے مطابق تین قسم کے لوگ ہوں۔ نمبر ۱۔ وہ جن کا گذارہ اراضیات وغیرہ کی پیداوار پر ہوتا ہے۔ یہ تو اس پیداوار والی چیز کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرینگے۔ نمبر ۲۔ جن کا تنخواہ پر ہی گذارہ ہے۔ اور اس کے سوا ان کی اور کوئی جائداد از قسم اراضیات و مکانات وغیرہ نہیں۔ تو یہ اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرینگے۔ نمبر ۳۔ وہ کہ جن کے پاس اراضیات و مکانات سے بھی کچھ ہے اور تنخواہ بھی ہے۔ وہ دونوں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرینگے اور جن کے پاس اس تشریح کے مطابق کوئی جائداد نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکی نسبت لکھا ہے کہ "ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں۔ اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صالح تھا۔ تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے"۔ پس تشریح مذکورہ کے مطابق جو جائداد نہ رکھتے ہوں۔ ان کو حضرت صاحب کی تحریر کے مطابق اپنے آپ کو ثابت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے نہ یہ کہ کپڑوں وغیرہ کی وصیت کریں۔ جو جائداد نہیں آخر جن کی نسبت حضرت صاحب نے لکھا ہے۔ کہ انکی کوئی جائداد نہیں وہ بھی کپڑے تو رکھتے ہونگے۔ بالکل برہنہ تو نہیں ہونگے۔ مگر حضور ان کو کوئی جائداد نہ رکھنے والے فرماتے ہیں۔ اور بجائے وصیت کے ان کے لئے اور طریق بیان فرماتے ہیں۔

بعض لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے تھے۔ اور یہ ایک غلطی تھی۔ جس کے رفع کرنے کی ضرورت تھی۔ سو میں نے بتوفیق خدا جہاں تک مجھ سے ہو سکا اسکو بیان کر دیا ہے۔

ایک سوال کا جواب

ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ وہ لوگ بھی جنتی ہیں۔ جن کی میت تو یہاں نہیں لائی جاتی۔ مگر ان کے نام کا کتبہ یہاں لگ جاتا ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا۔ ہاں ایسے بھی جنتی ہیں۔ بیٹھنے سے پہلے جناب مولوی صاحب

(اشتہارات)

چند عجیب و غریب اشیاء

آگ جلانے کی مشین

اس مشین سے کئی کام لئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً بلا مدد دیاسلائی آگ جلانا۔ سگرٹ جلانا وغیرہ وغیرہ۔ قیمت فی مشین صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ علاوہ محصولڈاک +

جیبی چھاپہ خانہ یا مُہر گھر

یہ انگریزی کا جیبی چھاپہ خانہ قابل تعریف ہے۔ اس سے لفافہ۔ ملاقاتی کارڈ اور ہیز مین جو دل چاہے چھاپ سکتے ہیں۔ قابل خرید ہے۔ قیمت فی چھاپہ خانہ صرف دو روپیہ۔ علاوہ خرچ ڈاک +

ہینڈ کیمرہ

یہ کیمرہ خاص طور پر جرمنی سے تیار کروایا گیا ہے انسان۔ جانور۔ درخت مکان۔ گرجا۔ مسجد۔ مندر۔ اور ریل وغیرہ چلتے پھرتے اور بیٹھے ہوئے کا خوبصورت اور دلپسند فوٹو اتارنے کے لئے کم از کم ایک ضرور منگائیں۔ قیمت چھوٹا سائز پانچ روپیہ۔ بڑا سائز صرف دس روپیہ علاوہ خرچ ڈاک +

کشیدہ کاڑھنے کی مشین

لڑکیاں اس سے کرسیوں کی گدیاں سرہانوں کے غلاف۔ غالیچے۔ شال۔ چادریں دوپٹے۔ سوٹ وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ کئی قسم کے گرم سرد اور ریشمی کپڑوں پر۔ اون سوت اور ریشم کے پھول اور گلکاریاں بنا سکتی ہیں۔ ترکیب نہایت آسان ہے۔ غریب لڑکیوں کے لئے روزگار۔ اور امیروں کے لئے ایک اعلےٰ تحفہ ہے۔ قیمت فی مشین صرف چار روپیہ علاوہ خرچ ڈاک +

دولت کی کان

اس کتاب میں تقریباً ۵۰۰ ایسے ہنر درج ہیں۔ جن میں سے ایک پر بھی عمل کرنے سے انسان مالا مال ہو سکتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول۔ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ (عہ) +

علاوہ خرچ ڈاک +

مینیجر رکماس اینڈ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۹۹ لاہور

حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مرجاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہوگئی ہو (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو۔ (۶) جن کے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہوں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں ان کے لئے ان گودبھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ عہ۔ تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف چھ تولہ تک خاص رعایت +

سرمہ نور العین

اس کے اعلےٰ اجزاء موتی و ماہیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند غبار جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیا بند کو دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے بیدار پانی کے روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عگ)

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن۔ جگر کو طاقت دینے والی۔ جوڑوں کے درد نقرس کے درد۔ سینہ کو مضبوط بنانے والی۔ مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ +

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ یا پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہے۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ +

المشتہر

نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت قادیان

بی۔ اے پاس کرو یا یہ چکی خریدو

آٹا فی گھنٹہ ۲۰ سیر پختہ پس جاتا ہے۔ دانہ فی گھنٹہ چار من دلا جاتا ہے طاقتور ایک ورنہ دو بیل چلا سکتے ہیں۔ وزن مشین ۸ من پختہ ہوگا۔ نرخ فی من بارہ روپیہ مبلغ پچاس روپیہ بیانہ آنے پر پارسل روانہ کیا جاتا ہے +

میاں مولا بخش اینڈ سنز پٹیالہ پنجاب

اخبار کا حوالہ ضرور دیں

مشین والی سیویاں

ہمارے کارخانہ میں مشین سیویاں نہایت عمدہ مضبوط اور ارزاں تیار ہوتی ہے۔ ہر مشین میں دو چھلنی باریک و موٹی ہونگی نرخنامہ قیمت قطر چھلنی ۲½ فی عدد للعہ فی درجن ۲۶ ـ قطر چھلنی ۲½ فی عدد سے فی درجن ۱۲ ـ قطر چھلنی ۲ فی عدد عہ فی درجن ۳۰ ـ قطر چھلنی ۱½ فی عدد عہ فی درجن ۲۱ علاوہ محصولڈاک وغیرہ +

مینیجر احمد اینڈ کمپنی پوسٹ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ پنجاب

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل۔ ایڈیٹر)

(اشتہارات)

کارخانہ امرت دہارا کی سلور جوبلی کی خوشی میں ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء تک امرت دہارا ۳/۴ قیمت پر اور باقی ادویات و (صابن و چٹنی ٹکیاں) کتب نصف قیمت پر ملتی ہیں۔ اس حساب سے امرت دہارا اڑھائی روپیہ والی ۱۲/۸ میں۔ سوا روپیہ والی ۱۵/ میں اور آٹھ آنہ والی ۶/ میں بک رہی ہے اور صابن بجائے ۱۴/ کے ۷/ میں اور ٹکیاں بجائے ۴/ کے ۲/ میں ملتی ہیں مفصل فہرست آپکے پاس نہیں تو جلدی منگوا لیں!

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- امرت دہارا لاہور

کان

کان کی تمام بیماریوں۔ بہٹ بہرہ پن۔ کم سننے۔ آوازیں ہونے درد زخم۔ ورم خشکی۔ پردوں کی کمزوری۔ بچوں بڑوں کے کان بہنے نزلہ وغیرہ پر وہ طبیب اینڈ سنز سیلی بھیت کا روغن کرامات وہ شرطیہ دوا ہے۔ جس پر انگریزی ڈاکٹر شو ہیں۔ بیس سال تک کے بیمار اصلی صحت پا چکے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (۱/۴) اعتبار نہ ہو۔ تب یہاں تشریف لا کر علاج کر لیجئے۔ دمہ اور مرگی کا بھی شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ دھوکہ بازوں سے ہوشیار ہو کر عقل سے کام لیں۔ اپنا پتہ صاف لکھیے۔ ہمارا پتہ یہ ہے:-

بہرہ پن کی دوا طبیب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔پی

بندوق

۱۲ بور ڈبل بیرل بریچ لوڈ گھوڑے والی ۹۳/ ہمرلس ۱۲۰/ کارتوس ایلی اموکنس ڈائمنڈ فیصدی ۱۲/ ۱۲/۸ فی ہزار ۱۱۰/۔ فہرست مفت:

رائل پائنیر آرمس کمپنی میرٹھ

پانصد روپیہ نقد لیجیے

یہ امر تو اب اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند غبار گوہانجنی۔ دھوند۔ ناخونہ موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ۔

انسپکٹر پولیس کی شہادت:- جناب سید محی الدین احمد صاحب انسپکٹر حلقہ ادری سے لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا تیار کردہ سرمہ واقعی بہت عمدہ ہے آنکھوں کی میل نکالنے اور صاف رکھنے میں اس سے عمدہ دوسرا سرمہ ہو گا دیکھی اور گندی آنکھوں میں اس کا استعمال کرایا گیا۔ فوراً فائدہ ہوا۔ اس شہادت کو جعلی ثابت کرنے والے کو پانصد روپیہ نقد ملے گا۔ المشتہر

مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

خاص خبر

برضیا کلاہ زردار و رجا ول جیبا کہ شکل سے ظاہر ہے فی کلاہ ڈیڑھ روپیہ ریشمی رومال مختلف رنگوں میں نہایت عمدہ فی عدد تین روپے ریشمی ازار بند زردار مختلف رنگوں میں فی عدد تین روپے چار جانماز پھولدار ضخیم ڈیڑھ روپیہ ریشمی مخملی تکیہ دار رنگین عمدہ ایک روپیہ بارہ آنہ ریشمی لنگی سفید زری دار سو روپے ریشمی شہدی لونگی رنگ سیاہ کنارے نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ جیسے گز لمبی فی لونگی چار روپے دو آنہ لونگی سوتی چینی سات گز لمبی فی لونگی تین روپے ریشمی بنارسی صافہ زردار سات گز لمبا فی صافہ سات روپے۔ ململ پورے پلنگ کا امیرانہ وضع کا نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا فی تھان تین روپے ملنے کا پتہ:- مینجر سودیشی گھنٹہ گھر جارک کمپنی لودھیانہ پنجاب

نسیتا منسیتا

دردسر کی بے خطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردسر غائب

قیمت فی بکس (۲۴ خوراک) ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی بکس ایک محصولڈاک وغیرہ ایک بکس سے لیکر چھ بکسوں تک چھ آنہ۔

پتہ:- حکیم حاذق علم الدین سندیافتہ پنجاب یونیورسٹی فلیمنگ سٹریٹ امرتسر

آگ جلانے کی جیبی مشین

اس مشین سے کئی کام لئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً بلا مدد دیا سلائی آگ جلانا۔ لیمپ جلانا وغیرہ وغیرہ۔ اتنی مضبوط ہے۔ کہ برسوں کام دیتی ہے ہر شخص کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ کیونکہ جیب میں رکھی جا سکتی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ فوراً حوالہ اخبار دیکر طلب کریں۔

(دی اسلامیہ سپلائنگ کمپنی لودیانہ پنجاب)

اکسیر تسہیل ولادت کے متعلق ضروری اطلاع

اکسیر تسہیل ولادت کے مفید ہونیکا یہ کافی ثبوت ہے۔ کہ مقامی علاقہ میں بھی اس کی مانگ اس قدر زیادہ ہے۔ کہ بیرونی فرمائشوں کی تعمیل کے لئے وقت نکالنا ہمارے لئے مشکل ہے۔ لیکن چونکہ اسکی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے ہمیں اس کا الگ دفتر مقرر کرنا پڑیگا۔ جس سے اسکے ترسیلی اخراجات بڑھ جائینگے اور ہمیں اسکی قیمت میں اضافہ کرنا پڑیگا۔ جو دوست منگانا چاہیں قیمت بڑھنے سے پہلے فوراً منگا لیں۔ ابھی اس کی وہی سابقہ قیمت صرف دو روپیہ معہ محصولڈاک ہے۔

مینجر شفاخانہ دلپذیر رسلانوالی ضلع سرگودہا

ماہ رمضان میں

جس قدر ہمارے آلارم ٹائم پیس فروخت ہوتے ہیں۔ شائد سال بھر میں اکثی نہیں ہوتے ہونگے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ہماری ایجنسی مضبوط اور بالکل صحیح وقت دینے والی پائدار گھڑیاں کلارک اور آلارم ٹائم پیس منگوانے اور سستی فروخت کرنے میں مشہور ہے۔

۱- آلارم ٹائم پیس قسم بڑھیا۔ ریڈیم جو رات کے وقت بغیر روشنی کے وقت بتلاتا ہے۔ قیمت ۵/۱۱

۲- آلارم ٹائم پیس بغیر ریڈیم قیمت ۴/۸

۳- آلارم ٹائم پیس مقبول عام قیمت ۳/۶

۴- جیبی گھڑی سیکنڈ کی سوئی والی قیمت ۳/۸

۵- چوڑیدار نہایت فیشنی سنہری گھڑی۔ جو مستورات نے بہت پسند فرمائی ہے۔ قیمت ۴/۸

۶- رسٹ واچ سنہری بڑھیا۔ جو مرد اور عورتیں دونو استعمال کر سکتے ہیں۔

پتہ

مفید عالم ایجنسی ۵۹ لودھیانہ پنجاب

اشتہارات

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمبل پور۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گوجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط صاحب سول سرجن"

نوٹ:۔ قیمت پانچ روپے (للعہ) تریاق چشم رجسٹرڈ علاوہ محصولڈاک موازی ۸ر بذمہ خریدار ہوگا۔

المشــــــــــــتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ گوٹھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

رجسٹرڈ

قوت کی لاثانی بےنظیر دوائی

جو بوڑھوں جوانوں بچوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ بکثرت خون صالح پیدا کر کے اعضاء رئیسہ کو قوت بخشتی ہے۔ مفرح قلب ہے۔ اعصابی امراض کے لئے نعمت غیر مترقبہ عورتوں کے لئے خاص امراض کا مؤثر و مجرب علاج۔ محافظ حمل و دافع مرض اٹھرا۔ پیدائشی کمزوریوں کیلئے موجب توانائی۔ تندرستوں کے لئے محافظ صحت۔ جلد منگوایئے فی شیشی مکمل علاج۔ خوراک ایک ماہ ہے ۸ر

ایس۔ اے حکیم احمدی سنجولی پوسٹ آفس شملہ

مشینری اور آہنی سامان

بٹالہ کی مشہور و معروف چارہ کترنے کی مشینیں آہنی رہٹ دہلٹ، زراعتی فارم کے نمونہ کے آہنی ہل۔ خراس۔ بیلنے جات چاول۔ سیویاں اور بادام روغن کی مشینیں وغیرہ منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے +

ایم۔ عبدالرشید اینڈ سنز۔ جنرل سپلائرز۔ احمدیہ بلڈنگ۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

اہل مغرب کی نئی نئی ایجادیں

(۱)

نرمادہ دیکھنے کا آلہ

یہ جرمنی کی بالکل نئی ایجاد ہے۔ اسکے ذریعہ آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ انڈے میں نر ہے یا مادہ وغیرہ وغیرہ نہایت عجیب چیز ہے۔ قیمت فی آلہ دو روپیہ۔ محصولڈاک ۶ر +

ناخن کاٹنے والی مشین

پردہ دار عورتوں کے لئے جو غیر کو دکھنا پسند نہیں کرتیں۔ بلا تکلیف کے اپنے ناخن آپ کاٹ لیں۔ اس سے بچوں کے ناخن بھی بآسانی کاٹے جا سکتے ہیں۔ ہر شخص اپنے ناخن آپ کاٹ سکتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے۔ قیمت فی مشین صرف ۱عہ ایک روپیہ چار آنہ۔ محصولڈاک ۶ر +

سفری گھریلو چولھا

یہ ولایت کی کاریگری کا نمونہ ہے۔ اس میں کوئلہ لکڑی وغیرہ جلائی نہیں جاتی۔ بلکہ سپرٹ سے ہی ایک منٹ میں ہر ایک چیز پک جاتی ہے۔ اس پر چھوٹا اور بڑا برتن سب آسکتا ہے۔ اور سفر کیلئے بھی نہایت مفید چیز ہے۔ اور یہ کبھی خراب نہیں ہوتا قیمت فی چولھا ۳عہ تین روپے آٹھ آنہ۔ محصولڈاک ۸ر +

بجلی کا پاکٹ لیمپ

صرف بٹن دبانے سے چاند چڑھ جاتا ہے۔ اس کو جیب میں بھی رکھ لو۔ دیا سلائی کی ضرورت نہیں۔ مکمل لیمپ ۲عہ دو روپیہ چار آنہ۔ محصولڈاک ۶ر +

المشتھر

مینیجر سیٹی۔ اومرا اینڈ کو (انڈیا آفس) ۳۳ لاہور)

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

کانگڑہ ویلی ریل پر چھکڑوں اور باربرداری کے جانوروں کے ذریعہ سے سامان لیجانے کے لئے ٹینڈر طلب کئے جاتے ہیں یابین پٹھانکوٹ اور فتسان کے اور ان دونو مقامات کے درمیان جو واقع ہونے والے مقامات ہیں۔ مطلوبہ کام کی تفاصیل اور شرائط اور ٹینڈر کی فارمیں ایک روپیہ فی آنے پر مشتہر کی طرف سے مہیا کی جائیں گی۔ اور یہ فیس واپس نہیں کی جائے گی۔ ٹینڈرز ۲۱ اپریل کے بارھویں گھنٹے پر کھولے جائیں گے۔ مشتہر اس بات کا پابند نہیں۔ کہ وہ سب سے کم قیمت کا ٹینڈر یا کوئی خاص ٹینڈر قبول کرے۔ یا یہ کہ وہ دو یا دو سے زیادہ ٹینڈر بھیجنے والوں کے درمیان تقسیم کر دے +

مغل پورہ ۷ اپریل ۱۹۲۶ء

الف۔ آر یارگن ڈپٹی چیف انجنیئر محکمہ تعمیرات۔ این ڈبلیو۔ ریلوے

آنکھ کی بےنظیر دوائی

خدا کے فضل سے آنکھ کی ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ امتحان شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ کا پیکٹ ایک آنہ محصولڈاک بذمہ خریدار +

محمد احمد اینڈ کمپنی قادیان

الخطبہ

کنواری۔ قدرے خواندہ احمدی لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ نوجوان برسرروزگار احمدی صاحب ہو درخواست کنندہ عمر میں بیس پچیس سال کسی اعلے خاندان سے ہو۔ قریشی خاندان کو اور خاص کر پنجاب کے علاقہ مثلاً گجرات۔ گوجرانوالہ۔ لاہور۔ امرتسر وغیرہ اضلاع کو ترجیح دیجائیگی۔ درخواست معرفت محبوب عالم ایڈیٹر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ

بعدالت جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج درجہ چہارم راولپنڈی

بکھائل ولد موتی رام زرگر ساکن شہر راولپنڈی۔ مدعی

بنــــــــــام

فتح خاں ولد امیر خاں ذات دھوند ساکن نگری ضلع ہزارہ حال وارد کوہ مری متصل بکر مارکیٹ کوہ مری

۵۰۰/- ۔

ہرگاہ مدعا علیہ مقدمہ ہذا حاضری عدالت سے عمداً گریز کر رہا ہے۔ اور تعمیل سمن اپنے اوپر نہیں ہونے دیتا ہے۔ اب تاریخ پیشی مقدمہ ۱۳ ۵/۲۶ مقرر ہے۔ لہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکورہ بالا ۱۳ ۵/۲۶ آیندہ تاریخ پیشی پر برائے جوابدہی مقدمہ بالا اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا نہ ہوگا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جائیگی +

آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۲۶ء بہ ثبت مہر عدالت و دستخط ہمارے جاری کیا گیا + مہر عدالت دستخط حاکم

مکان قابل فروخت

ایک مکان پختہ آٹھ مرلہ (مرلہ = ۲۲۵ مربع فٹ) زمین میں واقع محلہ دارالفضل برلب سڑک متصل ہائی سکول ہر دو جانب راندے ڈیوڑھی۔ کل مکان پختہ و تعمیر خشت و لکڑی عمدہ۔ بسبب ضرورت مالک اصلی لاگت ڈھائی ہزار روپیہ پر فروخت کرتا ہے۔ بانصف قیمت پر رہن باقبضہ۔ موقع کے لحاظ سے بہت عمدہ ہے۔ جن اصحاب کو خرید منظور ہو۔ مجھ سے خط و کتابت کریں +

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان ضلع گورداسپور

الفضل سلسلہ احمدیہ کا آرگن اشتہارات کے لئے بہترین ذریعہ ہے +

(مینیجر الفضل)

ممالک غیر کی خبریں

—— قسطنطنیہ ۳ ر اپریل - محفل ہائے رقص کی مہلک کشش کے خلاف اخبارات نے جو پروپا گنڈا شروع کر رکھا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے - کہ حکومت ترکی نے ایک اعلان شائع کر کے ۱۸ سال سے کم عمر کے ترکوں کو بلا لحاظ تذکیر و تانیث محفلہائے رقص میں شریک ہونے کی ممانعت کر دی ہے +

—— قاہرہ ۵ ر اپریل - مقام طنطاہ میں اس قدر زبردست آگ لگی - کہ ۲۴ گھنٹہ کامل بھڑکتی رہی - چار ہزار آدمی خانماں برباد ہوئے - اور ۲۲ آدمی جل کر مر گئے - ۱۲۰۰ گھر راکھ کا ڈھیر ہو گئے +

—— بغداد ۷ ر اپریل - آج صبح برطانوی مسلح موٹریں اور ہوائی جہاز عراق و شام کی سرحد پر مصروف کار تھے - کیونکہ شامیوں اور عربی قبائل نے ان عراقی قبائل پر حملہ کیا تھا - جو سرحد کی چوکیوں کی حفاظت کر رہے تھے - مخالفین جن کی تعداد دو ہزار تھی - سرحد کو عبور کر کے حملہ کیا تھا - مسلح موٹروں نے مخالفین کو سخت نقصان پہنچائے - جب ہوائی جہازات موقعہ پر پہونچے - تو وہ لوگ ۴۵ لاشیں چھوڑ کر بھاگ گئے - ان کے زخمیوں کی تعداد معلوم نہیں ہے - لڑائی شروع کرنے سے پہلے برطانوی افسروں کو ہدایات ملی تھیں - کہ قبائل عراق کو جو شیخ عاجل کی سرکردگی میں تھے - جنگ کی ابتدا کرنے سے روکیں - اور سرحد کے پار دشمن کا تعاقب کرنے سے بھی باز رہیں +

—— لنڈن ۸ ر اپریل - اخبار ٹائمس کا نامہ نگار مقیم روما لکھتا ہے - کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جینوا اور پلرمو کے درمیان مسافروں کی آمد و رفت کو مقبول عام کرنے کیلئے سینیور مسولینی نے اعلان کیا ہے - کہ دو ماہ تک ہر شخص مفت سفر کر سکتا ہے +

—— برلن ۲ ر اپریل - ۶ روز تک متواتر جرمنی حکام سے جھگڑا کرنے کے بعد برلن میں ہندوستانی طلباء نے آخرکار مسٹر تریامبک پاٹھک کی لاش کو جلانے کی اجازت حاصل کر لی - جو ۹ ر مارچ کو سلیشیا میں ریزین پہاڑ پر برف کے اثر سے مر گئے تھے - جرمنی حکام کو لاش کے جلانے پر اس لئے اعتراض تھا - کہ متوفی نے اس قسم کی کوئی وصیت نہیں چھوڑی تھی - کہ اس کی لاش جلائی جائے - اور قوانین جرمنی کے لحاظ سے یہ ضروری ہے +

—— اخبار وادی النیل رقمطراز ہے - کہ مقامات جلود اور تمین میں سوڈانیوں کی ایک جماعت نے جس میں ایک ہزار سے زیادہ آدمی تھے سرکاری فوجوں سے جنگ کی - ۴ ر فروری سے ۲۲ ر فروری تک سرکاری طیارے سوڈانیوں پر گولے برساتے رہے - ۵۰ عورتوں اور چند مردوں نے اطاعت کر لی - لیکن بقیہ لوگ ابھی تک مزاحمت کر رہے ہیں ۱۱ ر فروری کو سرکاری فوجوں نے سوڈانیوں کو سخت نقصان پہونچایا - جن میں ۲۵ سوڈانی شہید اور ۲۰۰ مجروح ہوئے -

—— روما ۷ ر اپریل - جس وقت سینیور مسولینی جراحی کی بین الاقوامی کانفرنس سے واپس آ رہے تھے - تو ایک معمر عورت نے ان پر ریوالور چلایا - لیکن سوائے اس کے کہ ان کی ناک پر خفیف سی چوٹ آئی ، گولی خالی گئی - مسولینی کے چہرہ پر کسی قسم کا جوش نہ تھا - اور انہوں نے اس قسم کی ہدایات دیں - کہ کوئی نقض امن نہ ہونے پائے - لوگوں کے کثیر مجمع میں سے بڑی مشکلوں سے عورت کو گرفتار کیا جا سکا اور اب وہ قید ہے +

—— نیویارک ۷ ر اپریل - کیلی فورنیا کے شہر سین لوئس اوبسپو میں یونین آئل کمپنی کے حوضوں پر بجلی گرنے سے تین کروڑ روپے کا تیل تباہ ہو گیا - امریکہ کی حرفت کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا مصیبت ناک حادثہ ہوا ہے - ۸ ر اپریل - بدھ کی شب تک آگ کا زور نہیں گھٹا تھا - اس شب میں بھی ۵۰۳ لاکھ پیپے جل رہے تھے - اس آگ سے جو دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے - انکی وجہ سے ہمسائیوں کو گھر چھوڑنے پڑے +

—— لنڈن ۹ ر اپریل - گذشتہ شب میں سالونیکا میں فساد ہو جانے کی وجہ سے سارے ملک کی بحری و بری فوجوں کو تار کے ذریعہ احکامات بھیجے گئے - اتنے میں جو فوجیں تھیں انہیں فوراً سالونیکا بذریعہ ریل روانہ کیا گیا - ان کے علاوہ دوسری فوجوں کو بھی تیار رہنے کا حکم دیا گیا - کہ اگر ضرورت ہو - تو باغیوں پر گولہ باری شروع کر دیں - آج صبح کو پونے گیارہ بجے باغیوں نے ہتھیار ڈال دیئے - اور ان کے سرگروہ کو کورٹ مارشل کے لئے ایتھنز بھیج دیا گیا ، ایک کمیونک مظہر ہے - کہ باغیوں کی تعداد چار سو سے زیادہ نہیں ہے - ایک افسر کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے یہ کہا ہے - کہ بغاوت حکومت کے خلاف نہیں تھی بلکہ سالونیکا میں فوج کے افسروں کے خلاف تھی ،

—— بغداد ۹ ر اپریل - شہر سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر قصر شاہی کے بالکل قریب دریائے دجلہ کے بائیں کنارے میں شگاف ہو جانے کی وجہ سے بغداد سخت خطرہ میں مبتلا ہو گیا ہے - تین سال کی بات ہے - کہ دریائے دجلہ کا پانی اس قدر چڑھ گیا تھا - کہ گذشتہ زمانہ میں کبھی اتنا نہیں چڑھا تھا - اس وقت قریباً پانسو مربع میل قطعات زیر آب ہو گئے تھے - اس وقت بھی حالت ویسی ہی ہے +

طغیانی سب سے پہلے قصر شاہی میں نمودار ہوئی امیر فیصل کو (جو شہر سے سینکڑوں میل دور فاصلے پر اپنے روئی کے کھیت ملاحظہ کرنے میں مصروف تھے -) تار دیا گیا - کہ وہ واپس پہنچ جائیں - شاہی خواتین کو بڑی جلدی نوری پاشا وزیر جنگ کے مکان پر پہنچا دیا گیا - قصر شاہی کے باغات و نخلستان تباہ و برباد ہو گئے +

بغداد ۱۰ ر اپریل - پانچ ہزار آدمیوں نے بڑی جانکاہ محنت کے بعد بغداد کو غیر متوقع طوفان کی تباہ کاریوں سے مامون و مصئون کر لیا ہے - شہر دو میل لمبے بند سے محفوظ کیا گیا ہے - بغداد کے شمال اور مشرق میں جو صحرا ہے - اس میں طوفان بڑھتا چلا آ رہا ہے - خطرہ ہے - کہ اس سیلاب سے پشتے تباہ ہو جائیں گے - اگر پشتے تباہ ہو گئے - تو خیال نہیں کیا جا سکتا - کہ کس قدر نقصانات برداشت کرنے پڑینگے اگر پانی شہر تک پہنچ گیا - تو ہزارہا کچے مکانات منہدم ہو جائینگے + ہر سکینڈ کے بعد ایک ہزار ٹن پانی شاہی باغات میں گھسا چلا جا رہا ہے - تجارتی نقطہ نگاہ سے سب سے زیادہ تباہ کن نقصان یہ ہوا ہے - کہ بغداد کے ریلوے سٹیشن کے شمالی گوشے میں پانچ فٹ پانی کھڑا ہو گیا ہے - بہت سے سٹیشن اور کٹی ایک عمارات منہدم ہو گئی ہیں - تجارتی مال کی پانچ ہزار گانٹھیں (جن میں زیادہ گانٹھیں شکر کی تھیں) خوردہ فروشی کا بہت سا سامان اور سگرٹ جو ریلوے کے گودام میں اور چھکڑوں پر لدے ہوئے تھے - اس وقت زیر آب ہیں - ان کی مالیت کا اندازہ ½۲ لاکھ پونڈ کیا جاتا ہے +

بغداد - ۱۱ ر اپریل - ماہرین آبپاشی بیان کرتے ہیں کہ آج رات کو بغداد کی حالت نہایت ابتر ہو گئی - دریائے دجلہ کا شگاف اب دو سو گز تک وسیع ہو گیا - اور پانی فی سکینڈ ۵۰۲ ہزار مربع فٹ کے حساب سے گھسا چلا آ رہا ہے اس وقت سطح طوفان بغداد کے بہت سے حصوں میں ۱۵ فٹ اوپر چڑھ گئی ہے - اس وقت تک ۱۰ لاکھ پونڈ سے زیادہ نقصان ہو چکا ہے - اگر پانی اور زیادہ گھس آیا - تو خطرہ ہے - بہت ہی زیادہ نقصان ہوگا - اور مالی نقصان کے علاوہ بے شمار جانیں بھی ہلاک ہو جائیں گی +

—— ایتھنز ۱۲ ر اپریل کل ۲۳ اضلاع میں انتخاب صدر کے سلسلہ میں رائے شماری کی گئی - اطلاعات آمدہ سے ظاہر ہوتا ہے - کہ حد سے زیادہ اکثریت نے جنرل پنگولس کے حق میں ووٹ دیئے - جنرل پنگولاس کا انتخاب حتمی طور پر فیصلہ پذیر ہو گیا ہے +

(عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے شائع کیا)